﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ | جمعۃ المبارک ۷؍جون ۲۰۰۲ء | ۲۵؍ربیع الاول ۱۴۲۳ ہجری قمری ۷؍احسان ۱۳۸۱ ہجری شمسی | شمارہ ۲۳

فضل کے دروازے کھول دے

حضرت فاطمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب مسجد سے نکلتے تو یہ دعا کرتے:
"اللہ کے نام کے ساتھ۔ درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر۔ اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے"۔

(سنن ابن ماجه کتاب المساجد باب الدعا عند دخول مسجد)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

یاد رکھو تکبّر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے

کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ نہ علم کے لحاظ سے، نہ دولت کے لحاظ سے، نہ وجاہت کے لحاظ سے، نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے۔

"درحقیقت یہ گند جو نفس کے جذبات کا ہے اور بد اخلاقی، کبر، ریا وغیرہ صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اس پر موت نہیں آتی جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور یہ مواد ردیہ جل نہیں سکتے جب تک معرفت کی آگ اُن کو نہ جلائے۔ جس میں یہ معرفت کی آگ پیدا ہو جاتی ہے وہ ان اخلاقی کمزوریوں سے پاک ہونے لگتا ہے اور بڑا ہو کر بھی اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے اور اپنی ہستی کو کچھ حقیقت نہیں پاتا۔ وہ س نور اور روشنی کو جو انوار معرفت سے اُسے ملتی ہے اپنی کسی قابلیت اور خوبی کا نتیجہ نہیں مانتا اور نہ اسے اپنے نفس کی طرف منسوب کرتا ہے بلکہ وہ اسے خدا تعالیٰ ہی کا فضل اور رحم یقین کرتا ہے جیسے ایک دیوار پر آفتاب کی روشنی اور دھوپ پڑ کر اُسے منور کر دیتی ہے لیکن دیوار اپنا کوئی فخر نہیں کر سکتی کہ یہ روشنی میری قابلیت کی وجہ سے ہے۔ یہ ایک دوسری بات ہے کہ جس قدر وہ دیوار صاف ہو گی اسی قدر روشنی زیادہ صاف ہو گی۔ لیکن کسی حالت میں دیوار کی ذاتی قابلیت اس روشنی کے لئے کوئی نہیں بلکہ اس کا فخر آفتاب کو ہے۔ اور ایسا ہی وہ آفتاب کو یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ تو اس روشنی کو اٹھا لے۔ اسی طرح پر انبیاء علیہم السلام کے نفوس صافیہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فیضان اور فیوض سے معرفت کے انوار ان پر پڑتے ہیں اور ان کو روشن کر دیتے ہیں۔ اسی لئے وہ ذاتی طور پر کوئی دعویٰ نہیں کرتے بلکہ ہر ایک فیض کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور یہی سچ بھی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ اعمال سے داخلِ جنت ہوں گے تو یہی فرمایا کہ ہرگز نہیں (بلکہ) خدا تعالیٰ کے فضل سے۔ انبیاء علیہم السلام کبھی کسی قوت اور طاقت کو اپنی طرف منسوب نہیں کرتے۔ وہ خدا ہی سے پاتے ہیں اور اسی کا نام لیتے ہیں۔

ہاں ایسے لوگ ہیں جو انبیاء علیہم السلام سے حالانکہ کروڑوں حصہ نیچے کے درجہ میں ہوتے ہیں جو دو دن نماز پڑھ کر تکبر کرنے لگتے ہیں اور ایسا ہی روزہ اور حج سے بجائے تزکیہ کے ان میں تکبر اور نمود پیدا ہوتی ہے۔

یاد رکھو تکبر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس سے دور نہ ہو یہ قبول حق اور فیضان الوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ نہ علم کے لحاظ سے، نہ دولت کے لحاظ سے، نہ وجاہت کے لحاظ سے، نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے۔ کیونکہ زیادہ تر انہیں باتوں سے یہ تکبر پیدا ہوتا ہے اور جب تک انسان ان گھمنڈوں سے اپنے آپ کو پاک صاف نہ کرے گا اس وقت تک خدا تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ نہیں ہو سکتا اور وہ معرفت جو جذبات کے مواد ردیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی کیونکہ یہ شیطان کا حصہ ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی تکبر کیا تھا اور آدم سے اپنے آپ کو بہتر سمجھا اور کہہ دیا ﴿اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ﴾ (الاعراف:۱۳)۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ خدا تعالیٰ کے حضور سے مردود ہو گیا ور آدم لغزش پر (چونکہ اسے معرفت دی گئی تھی) اپنی کمزوری کا اعتراف کرنے لگا اور خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث ہوا۔ وہ جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اس لئے دعا کی ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (الاعراف:۲۴)۔ یہی وہ سِرّ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہا گیا کہ اے نیک اُستاد، تو انہوں نے کہا کہ تُو مجھے نیک کیوں کہتا ہے۔ اس پر آج کل کے نادان عیسائی تو یہ کہتے ہیں کہ ان کا مطلب اس فقرہ سے یہ تھا کہ تو مجھے خدا کیوں نہیں کہتا۔ حالانکہ حضرت مسیح نے بہت ہی لطیف بات کہی تھی جو انبیاء علیہم السلام کی فطرت کا خاصہ ہے۔ وہ جانتے تھے کہ حقیقی نیکی تو خدا تعالیٰ ہی سے آتی ہے۔ وہی اس کا چشمہ ہے اور وہیں سے وہ اترتی ہے۔ وہ جس کو چاہے عطا کرے اور جب چاہے سلب کر لے۔ مگر ان نادانوں نے ایک عمدہ اور قابل قدر بات کو معیوب بنا دیا اور حضرت عیسیٰ کو متکبر ثابت کیا حالانکہ وہ ایک منکسر المزاج انسان تھے"۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۷۲۔۲۷۳)

اللہ تعالیٰ کے ہر چیز پر شہید ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی نصرت کر کے اور آپ ﷺ کے دشمنوں کو ہلاک کر کے اور آپ ﷺ کی کامیابی میں ہر ایک روک کو دور کر کے گواہی دے دی کہ یہ ہمارا بھیجا ہوا ہے۔

آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت الشہید اور الشاہد کا تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۴؍مئی ۲۰۰۲ء)

(لندن۔ ۲۴؍مئی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آج اللہ تعالیٰ

کی صفات اَلشَّہِیْد اور اَلشَّاہِد کے تعلق میں آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ارشادات کے حوالہ سے مختلف امور کا ذکر فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے ان الفاظ کے لغوی معانی بیان فرمائے اور بتایا کہ اَلشُّہُوْد اور اَلشَّہَادَۃ کا معنی ہے کسی جگہ پر موجود ہوتے ہوئے کسی چیز کا ظاہری آنکھ سے یا نگاہِ بصیرت سے مشاہدہ کرنا۔ قرآن مجید میں جو اللہ تعالیٰ کے اپنی وحدانیت کی شہادت دینے کا ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ایسے دلائل مہیا فرماتا ہے جو اس کی وحدانیت کا ثبوت ہیں۔ اور ﴿کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا﴾ کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔

علامہ فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہر چیز پر شَہِیْد ہونے کا ذکر اطاعت گزاروں کے لئے تو ایک وعدہ کی بات ہے مگر نافرمانوں کے لئے یہ ایک انتباہ و انذار ہے۔ اور شَہِیْد کے معنی اس جگہ شاہد یعنی نگران کے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث کا بھی ذکر فرمایا جس میں بیان ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے کسی سے قرض لیا اور اس پر اللہ تعالیٰ کو اپنا گواہ ٹھہرایا اور بتایا کہ وہی میرا ضامن ہے۔ اس نہایت دلچسپ واقعہ میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف سے قرض کی ادائیگی کے لئے اس کی حسن نیت اور کوشش کو قبول فرمایا اور بروقت ادائیگی کا سامان فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے فرمایا ہے کہ آنحضرتؐ کے حق میں اللہ تعالیٰ کی گواہی دو طرح سے ظاہر ہوئی۔ ایک تو اس طرح کہ ان تمام پیشگوئیوں کو پورا کر دیا جو کہ آنحضرتؐ کے دعاوی اور زمانہ کے متعلق تھیں۔ دوسرے اس طرح کہ آنحضرتؐ کی نصرت کر کے اور آپ کے دشمنوں کو ہلاک کر کے اور آپؐ کی کامیابی میں ہر ایک روک کو دور کر کے گواہی دے دی کہ یہ ہمارا بھیجا ہوا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المائدہ کی آیت ۱۱۸۔۱۱۹ کی تشریح میں اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے استدلال کا بھی ذکر فرمایا۔

☆☆☆......☆☆☆

تحریک ”کفالت یکصد یتامیٰ“

پر لبیک کہنے والے احباب جماعت کی راہنمائی کے لئے

ایک یتیم بچے یا بچی کے تعلیمی اور دیگر اخراجات کا اندازہ خرچ -/۵۰۰ روپے سے -/۱۵۰۰ روپے ماہانہ ہے۔ آپ اپنی مالی وسعت کے لحاظ سے جو بھی رقم ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ کو کر دیں۔ اور اس کے مطابق امانت کفالت یکصد یتامیٰ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہِ راست یا مقامی جماعت کی وساطت سے رقم جمع کروائیں۔ رقم بذریعہ چیک /ڈرافٹ یا منی آرڈر بنام ’سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ‘ دار الضیافت ربوہ بھی بھجوائی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں حسبِ توفیق یکمشت ادائیگی اور بغیر وعدہ کے بھی رقم بھجوائی جا سکتی ہے۔

پاکستان میں تبلیغ کے جرم میں ایک احمدی اور اس کی اہلیہ پر مقدمہ

(پریس ڈیسک): پاکستان سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ مورخہ ۵؍اپریل ۲۰۰۲ء کو مکرم ذوالفقار احمد صاحب آف مانگٹ اونچے ضلع حافظ آباد اور ان کی اہلیہ کے خلاف زیر دفعہ PPC.298/C ایک مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ذوالفقار احمد صاحب پر الزام ہے کہ انہوں نے مصباح نامی ایک عورت کو جو گھٹیالیاں میں رہتی ہے تبلیغ کر کے احمدی بنایا اور پھر اس سے شادی کر لی۔ علاقہ میں بسنے والے ایک مخالف سلسلہ رانا عطاء اللہ ولد محمد خورشید نے مقامی پولیس کو درخواست دی جس میں لکھا کہ ذوالفقار احمد ولد سلطان احمد احمدی ہے جو علاقہ بھر میں احمدیت کا پرچار کرتا رہتا ہے۔ اس کی تبلیغ کی وجہ سے موضع گھٹیالیاں کی مسماۃ مصباح اپنے مذہب سے منحرف ہو گئی ہے۔ اس طرح مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ اس لئے ذوالفقار احمد پر تبلیغ کرنے کے جرم میں اور اس کی اہلیہ مسماۃ مصباح پر اپنا مذہب چھوڑ کر مرتد ہونے اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کی وجہ سے قانونی کارروائی کی جائے۔ چنانچہ پولیس نے دونوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔

ھست یادت کلید ہر کارے

(منتخب فارسی منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اے خداوندِ خلق و عالمیاں　　خلق و عالم ز قدرتت حیراں
چہ مہیب است شان و شوکتِ تو　　چہ عجیب است کار و صنعتِ تو
حمد را با تو نسبت از آغاز　　نَے دراں کس شریک نَے انباز
تو وحیدی و بینظیر و قدیم　　منزہ ز ہر قسیم و سہیم
کس نظیر تو نیست در دو جہاں　　بر دو عالم توئی خدائے یگاں
زورِ تو غالب ست بر ہمہ چیز　　ہمہ چیزے بہ جنب تو ناچیز
ترست ایمن کند ز ترس و خطر　　ہر کہ عارف ترست ترساں تر
ہست یادت کلید ہر کارے　　خاطرے بے تو خاطر آزارے
ہر کہ نالد بدرگہت بہ نیاز　　بختِ گم کردہ را بیابد باز
لطفِ تو ترکِ طالباں نکند　　کس بکار رہت زیاں نکند
ہر کہ با ذات تو سرے دارد　　پشت بر روئے دیگرے دارد
زینکہ چوں کار بر تو بگذارد　　رو بہ اغیار از چہ رو آرد!
ذات پاکت بس ست یار یکے　　دل یکے۔ جاں یکے۔ نگار یکے
ہر کہ پوشیدہ با تو در سازد　　رحمتت آشکار بنوازد
ہر کہ گیرد درت بصدق و حضور　　از در و بام او ببارد نور
ہر کہ راہت گرفت کارش شد　　صد امیدے بروز گارش شد
ہر کہ راہِ تو جُست یافتہ است　　تافت آں رُو کہ سر نتافتہ است
وانکہ از ظل قربتِ تو رمید　　بر درِ ہر کہ رفت ذلّت دید!
اے خداوند من گناہم بخش　　سُوئے درگاہ خویش راہم بخش
روشنی بخش درد دل و جانم　　پاک کن از گناہ پنہانم
دِل ستانی و دِلربائی کُن　　بہ نگاہے گرہ کشائی کُن!
در دو عالم مرا عزیز توئی　　وانچہ میخواہم از تو نیز توئی

ترجمہ: اے جہانوں اور مخلوقات کے آقا! دنیا اور مخلوق تیری قدرت سے حیران ہے۔ تیری شان و شوکت کس قدر باعظمت ہے۔ تیری صنعت اور تیرا کام کتنا عجیب ہے۔ شروع ہی سے حمد کا تیرے ساتھ تعلق ہے اور اس معاملہ میں نہ کوئی تیرا شریک ہے نہ ہمسر۔ تو اکیلا، بے مثل اور ازلی ہے۔ اور ہر ساجھی اور شریک سے پاک۔ دونوں جہان میں تیرا کوئی نظیر نہیں۔ دونوں عالم میں تُو اکیلا ہی خدا ہے۔ ہر شے پر تیری طاقت غالب ہے اور ہر چیز تیرے مقابل پر ناچیز ہے۔ تیرا خوف ہر ڈر اور خطرہ سے محفوظ کر دیتا ہے۔ جو تیری معرفت زیادہ رکھتا ہے وہی تجھ سے زیادہ ڈرتا ہے۔ تیری یاد ہر مشکل کی کلید ہے۔ تیرے بغیر ہر خیال کا دکھ ہے۔ جو تیری درگاہ میں عاجزی سے روتا ہے وہ اپنی گم گشتہ قسمت کو دوبارہ پاتا ہے۔ تیرا لطف طالبوں کو نہیں چھوڑتا۔ کوئی تیرے معاملے میں نقصان نہیں اٹھاتا۔ جو شخص صرف تجھ سے تعلق رکھتا ہے وہ دوسرے کی طرف سے پیٹھ پھیر لیتا ہے۔ کیونکہ جب وہ اپنا معاملہ تجھ پر چھوڑ دیتا ہے تو پھر کیوں غیروں کی طرف توجہ کرے؟ تیری ذات پاک ہی ہمارے لئے بطور دوست کافی ہے۔ دل بھی ایک ہے، جان بھی ایک ہے، محبوب بھی ایک ہونا چاہئے۔ جو پوشیدہ تجھ سے تعلق رکھتا ہے تیری رحمت کھلم کھلا اس پر مہربانی کرتی ہے۔ جو صدق اور اخلاص سے تیری چوکھٹ پکڑتا ہے تو اُس کے در و بام سے نور کی بارش برستی ہے۔ جو تیری راہ پر گامزن ہوا اس کا کام بن گیا اور اس کی کامیابی کی سو امیدیں بندھ گئیں۔ جس نے تیری راہ ڈھونڈی اس نے پالیا۔ وہ چہرہ نورانی ہو گیا جس نے تجھ سے سرکشی نہ کی۔ مگر جو تیرے قرب کے سایہ سے بھاگا وہ جس کے دروازہ پر بھی گیا ذلت دیکھی۔ اے میرے خداوند میرے گناہ بخش دے اور اپنی درگاہ کی طرف مجھے رستہ دکھا۔ میری جان اور میرے دل میں روشنی دے اور مجھے میرے مخفی گناہوں سے پاک کر۔ دل ستانی کر اور دلربائی دکھا اپنی ایک نظر کرم سے میری مشکل کشائی کر۔ دونوں عالم میں تو ہی میرا پیارا ہے اور جو چیز مَیں تجھ سے چاہتا ہوں وہ بھی تو ہی ہے۔

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ اول صفحہ ۴ مطبوعہ ۱۸۸۰ء)

مزکئ کامل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیضانِ تربیت کے کرشمے

(عبدالسمیع خان ۔ ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ)

(دوسری اور آخری قسط)

خدا کی یاد

پس صحابہ سچے شجاع تھے۔ مگر بہادری اور تہور کے جوش میں اس ذات کو فراموش نہیں کرتے تھے۔ جس کے نام پر وہ گھروں سے نکلے تھے۔ اور اس کے احکامات کی جنگ کے گھمبیر میدانوں میں بھی پابندی کرتے تھے۔ ذیل کا واقعہ مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کے اخلاقی تفاوت کو خوب واضح کرتا ہے۔

حضرت عمرؓ کے دور میں رومیوں سے جنگیں ہو رہی تھیں کہ ایک جنگ میں رومی شکست کھا کر قیصر روم ہرقل کے پاس انطاکیہ جا پہنچے۔ ہرقل نے ان سے پوچھا۔ مسلمان تمہارے جیسے انسان ہیں۔ تم تعداد میں ان سے زیادہ ہو پھر تمہاری شکست کا کیا سبب ہے۔ لشکر کے سرداروں میں سے ایک بوڑھے نے جواب دیا۔ مسلمان اسی لئے غالب آتے ہیں کہ وہ راتوں کو جاگ کر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ دن کو خدا کے لئے روزہ رکھتے ہیں۔ کوئی عہد کریں تو اسے وفا کرتے ہیں۔ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔ اور آپس میں برابری اور مساوات کا معاملہ کرتے ہیں۔ مگر ہم لوگ ہیں کہ شراب پیتے ہیں، زنا کرتے ہیں، حرامکاری کرتے ہیں، وعدہ خلافی کرتے ہیں اور اللہ کی ناراضگی والے کام کرتے ہیں۔ اور زمین میں فساد کرتے ہیں تو ہم لوگ کس طرح غالب آسکتے ہیں۔

(البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۷ صفحہ ۱۵)

۱۳ھ میں جنگِ یرموک کے دوران عیسائی حاکم نے ایک شخص کو بھیجا کہ مسلمان لشکر کی خبر لائے تو اس نے آکر بتایا کہ یہ لوگ جو دن کو شہسوار ہوتے ہیں، رات ہوتے ہی راہب بن جاتے ہیں اور ذکر الٰہی اور قرآن کی تلاوت بلند آواز سے کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ اگر ان کے بادشاہ کا بیٹا بھی چوری کرے تو یہ لوگ اس کا ہاتھ کاٹ دیں۔ وہ زنا کرے تو اسے رجم کریں۔ وہ حق کے معاملہ میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے ۔ یہ سن کر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مسلمانوں کے پاس یہ ایک ایسی روحانی قوت ہے جس کے مقابلہ کی تمہیں ہرگز طاقت نہیں ہے۔

(تاریخ طبری جلد نمبر ۲ صفحہ ۶۱۰)

رائے بہادر لالہ پارسداس صاحب آنریری مجسٹریٹ دہلی، صحابہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ان میں فرشتوں کی سی خصلتیں پیدا ہوگئیں۔ اور انہوں نے رحم وکرم، مروّت، محبت اور ایثار و ہمدردی کی ایسی مثالیں قائم کیں جن سے انسان حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔ تاریخ کی کتابوں میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ لڑائی میں بہت سے مسلمان زخمی ہوئے۔ وہ ریتلے میدان میں پڑے ہوئے تھے۔ دھوپ کی شدت اور پیاس کی کچھ انتہا نہ تھی۔ ایک شخص ایک پیالے میں پانی لے کر ایک زخمی کے پاس پہنچا جو پیاس سے تڑپ رہا تھا۔ اس نے ہاتھ سے منع کیا اور کہا کہ وہ دوسرا زخمی چلا رہا ہے۔ وہ شخص دوسرے زخمی کے پاس پہنچا لیکن اس نے بھی پانی پینے سے انکار کیا اور ایک تیسرے زخمی کی طرف اشارہ کیا کہ پہلے اسے پلاؤ۔ یہ شخص جب اس تیسرے زخمی کے پاس پہنچا تو اس کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ دوڑ کر دوسرے کے پاس واپس آیا۔ لیکن اس کی جان بھی نکل چکی تھی۔ بھاگ کر پہلے کے پاس گیا تو دیکھا وہ بھی جاں بحق ہو چکا ہے۔ غالباً ایثار و ہمدردی کی ایسی مثال اور عرب کی پیاس اور پانی کی قیمت کا اندازہ ایک ہندوستانی کے لئے ناممکن ہے"۔

("دنیا کا ہادی اعظم غیروں کی نظر میں" صفحہ ۱۴)

مسٹر بی ایس کشتالیہ ڈپٹی انسپکٹر مدراس ضلع کورگ لکھتے ہیں:۔

"محمدؐ کی سچائی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آپ کی زبان میں اثر تھا۔ آپ کے صرف ایک زبانی حکم سے عرب میں شراب خوری تو کیا اور کتنے ہی افعالِ بد ایک قلیل مدت میں بالکل ہی نیست و نابود ہو گئے ...... آج دنیا میں ایک شخص کی بھی طاقت نہیں ہے کہ وہ حضرت محمدؐ کے کریکٹر پر ایک سیاہ دھبہ بھی لگا سکے۔

("نقوش "رسول نمبر جلد نمبر ۴ صفحہ ۴۹۶)

مولانا روم لکھتے ہیں کہ:

"حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک دفعہ قیصر کے سر میں شدید درد ہوا اور باوجود ہر قسم کے علاجوں کے اسے آرام نہ آیا۔ کسی نے اسے کہا کہ حضرت عمرؓ کو اپنے حالات لکھ کر بھجوا دو۔ ان سے تبرک کے طور پر کوئی چیز منگواؤ۔ وہ تمہارے لئے دعا بھی کریں گے اور تبرک بھی بھجوا دیں گے۔ ان کی دعا سے تمہیں ضرور شفا حاصل ہو جائے گی۔ اس نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں اپنا سفیر بھیجا۔ حضرت عمرؓ نے سمجھا یہ متکبر لوگ ہیں میرے پاس اس نے کہاں آنا تھا اب یہ دکھ میں مبتلا ہوا ہے تو اس نے اپنا سفیر میرے پاس بھیج دیا ہے۔ اگر میں نے کوئی اور تبرک بھیجا تو ممکن ہے وہ اسے حقیر سمجھ کر استعمال نہ کرے اس لئے مجھے کوئی ایسی چیز بھجوانی چاہئے جو تبرک کا بھی کام دے اور اس کے تکبر کو بھی توڑ دے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی ایک پرانی ٹوپی جس پر جگہ جگہ داغ لگے ہوئے تھے اور جو میل کی وجہ سے کالی ہو چکی تھی اسے تبرک کے طور پر بھجوا دی۔ اس نے جب یہ ٹوپی دیکھی تو اسے بہت برا لگا تو اس نے ٹوپی نہ پہنی۔ مگر خدا تعالیٰ یہ بتانا چاہتا تھا کہ تمہیں اب برکت محمدؐ رسول اللہ کے ذریعے ہی حاصل ہو سکتی ہے اسے اتنا شدید دردِ سر ہوا کہ اس نے اپنے نوکروں سے کہا وہی ٹوپی لاؤ جو عمرؓ نے بھجوائی تھی تاکہ میں اسے اپنے سر پر رکھوں۔ چنانچہ اس نے ٹوپی پہنی اور اس کا درد جاتا رہا۔ چونکہ اسے ہر آٹھویں دسویں دن سر درد ہو جایا کرتا تھا اس لئے پھر تو اس کا معمول ہو گیا کہ وہ دربار میں بیٹھتا تو وہی حضرت عمرؓ کی میلی کچیلی ٹوپی اس نے اپنے سر پر رکھی ہوئی ہوتی"۔

(بحوالہ سیر روحانی جلد اول صفحہ ۱۳۲)

۱۵ھ میں ہرقل کے لشکر کا ایک سپاہی مسلمانوں کی قید میں تھا وہ کسی طرح چھوٹ کر ہرقل سے آملا۔ اس نے مسلمانوں کے اندرونی حالات دریافت کئے تو اس سپاہی نے کہا:

" مسلمان دن کو شہسوار ہیں ۔ راتوں کو عبادت گذار ہیں ۔ اپنے ذمیوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں۔ ان سے بھی کھانا لینا ہو تو قیمتاً لیتے ہیں۔ مجلس میں سلام کر کے داخل ہوتے ہیں۔ صلح جو ہیں۔ مگر جو ان سے لڑنے آئے اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔

ہرقل نے یہ سن کر کہا: اگر تو نے سچ کہا ہے تو وہ اس زمین کے بھی وارث ہو کر رہیں گے جو میرے ان دونوں قدموں کے درمیان ہے۔

(تاریخ طبری جلد نمبر ۳ صفحہ ۹۹)

ایک مستشرق جوزف ٹامسن اس منظر کو دیکھ کر لکھتے ہیں:

"صبح دوپہر اور شام کو اسلام کے حکم کا نعرہ (یعنی اذان) بلند ہوتا ہے۔ اور وہ سر جو پہلے پتھروں اور حیوانوں کے آگے جھکا کرتے تھے اب خدائے واحد کے آگے جھکتے ہیں۔ وہ ہونٹ جو پہلے خوشی کے ساتھ اپنے ہم جنس بھائی کے گوشت پر ہلتے تھے اب اس قادر مطلق کی عبادت پر ہلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اسلام نے بنی نوع انسان کے معیارِ اخلاق کو بے حد بلند کر دیا ہے۔ (دین اسلام۔ بحوالہ "نقوش "رسول نمبر جلد نمبر ۴ صفحہ ۴۸۲)

اہل فارس کی شہادت

روم کے ساتھ ساتھ دوسری بڑی طاقت ایران تھی۔ مسلمان بیک وقت خلافتِ راشدہ کی راہنمائی میں اور صحابہ کی سالاری میں ان دونوں کے ساتھ نبرد آزما تھے مگر ان کی اصل فتح تو اخلاقی قوتوں کی تھی۔ اہلِ روم کے بعد اب اہلِ فارس کی گواہی بھی سن لیجئے ۲۲ھ میں ایرانی مہمات کے دوران جب ایرانی فوجیں ہر محاذ سے پسپا ہو رہی تھیں تو یزدگرد شاہ ایران نے چین کے بادشاہ سے مدد طلب کی۔ جو قاصد یہ پیغام لے کر گیا تھا شاہ چین نے اس سے مسلمانوں کے حالات دریافت کئے قاصد نے مسلمانوں کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ:۔

" مسلمان وعدہ کی پابندی کرتے ہیں۔ لڑنے سے پہلے صلح کی طرف بلاتے ہیں۔ اپنے امراء کی عدیم المثال اطاعت کرتے ہیں اپنے حلال و حرام کی مکمل رعایت رکھتے ہیں۔

ایسی صفات کا تذکرہ سن کر شاہِ چین مرعوب ہو گیا تو اس نے یزدگرد کو لکھا کہ میں تجھے اتنا بڑا لشکر بھیج سکتا ہوں جس کا اگلا حصہ ایران میں اور آخری حصہ چین میں ہو مگر جو قوم تیرے مقابل ہے جس کی صفات تیرے قاصد نے بیان کی ہیں اگر یہ پہاڑوں کو گرانے کا ارادہ کرے گی تو ان کو بھی گرا دے گی۔ اور اگر وہ اس طریق پر کاربند رہے تو مجھے بھی فنا کر دیں گے۔ اس لئے ان سے صلح کر لو اور ہتھیار ڈال دو"۔

(تاریخ طبری جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۴۹)

ایفائے عہد

اہل روم اور ایران کی تمام گواہیوں میں مسلمانوں کے ایفائے عہد کا بطور خاص ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی بھی دو مستند تاریخی مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳ ہجری حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایرانیوں کے ساتھ جنگِ نمارق میں سالارِ اسلام صحابی رسول حضرت ابو عبید نے دشمن سالار جابان کو شکست فاش دی اور وہ زندہ گرفتار ہو گیا۔ لیکن جس مسلمان نے اسے گرفتار کیا وہ اسے پہچانتا نہ تھا۔ اس لئے جابان نے دو غلام دے کر رہائی حاصل کر لی۔ بعض مسلمانوں نے اسے پہچان کر دوبارہ گرفتار کرا دیا۔ مگر ابو عبید نے یہ کہہ کر چھڑا دیا کہ جس کو ایک مسلمان رہا کر چکا ہے۔ اس سے بدعہدی نہیں کی جاسکتی۔

(تاریخ طبری جلدنمبر ۲ صفحہ ۶۳۵)

ایرانیوں کا ایک سردار ہرمزان نامی تھا۔ ایرانی جب قادسیہ کے میدان میں شکست کھا کر بھاگے تو اس شخص نے خوزستان کے علاقہ میں اپنی حکومت قائم کر لی۔ مسلمانوں نے اسے شکست دی تو اس نے اطاعت قبول کر لی مگر کئی دفعہ بغاوت کی۔ یہاں تک کہ آخری بار شکست کھا کر اس نے کہا کہ میں صلح کرتا ہوں شرط یہ ہے کہ مجھے مدینہ میں حضرت عمرؓ کے پاس بھیجا جائے۔ وعدہ کے مطابق اسے حضرت عمر کی خدمت میں پہنچایا گیا اور حضرت عمرؓ نے اس سے بدعہدی کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگا مجھے پیاس لگی ہے۔ پانی لایا گیا تو پیالہ پکڑ کر کہنے لگا آپ مجھے پانی پینے کی حالت میں قتل کر دیں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا جب تک تم یہ پانی نہ پی لو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ یہ سنتے ہی اس نے پیالہ ہاتھ سے رکھ دیا اور کہا کہ میں اسے پیتا ہی نہیں۔ اب آپ مجھے وعدہ کے مطابق قتل نہیں کر سکتے ۔ یہ ایک بدیہی امر ہے کہ حضرت عمرؓ کے قول میں وعدہ کی کوئی بات نہیں تھی۔ ایک عمومی رنگ میں بات کی گئی۔ جسے دشمن توڑ مروڑ کر فائدہ اٹھا رہا تھا۔ مگر حضرت عمرؓ کا کردار یہ تھا کہ آپ نے فرمایا تم نے مجھے دھوکا دیا تھا۔ مگر میں وعدہ خلافی نہیں کروں گا۔ بدعہدی کے مقابلہ میں عہد کی

پابندی اور قدرت رکھنے کے باوجود عفو اور احسان کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ ہرمزان نے کلمۂ توحید پڑھ کر اسلام قبول کرلیا۔

(العقد الفرید لابن عبدربه جز اول صفحه ۱۲۵ کتاب القریدة فی الحرب باب المکیدة فی الحرب)

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایرانیوں کے ساتھ جنگیں ہو رہی تھیں۔ مسلمان شہر باج کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اور شہر فتح ہونے کے قریب تھا کہ کفار نے عین جنگ کے دوران میں دھوکہ سے ایک حبشی غلام مسلمان سے معاہدہ کرلیا۔ اور انہوں نے قلعہ کے دروازے کھول دیئے۔ جب لشکر آگے بڑھا تاکہ قلعہ میں داخل ہو تو انہوں نے کہا ہمارا تو تم سے معاہدہ ہو چکا ہے۔ کمانڈر نے کہا میرے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا ہم نے ایک حبشی سے معاہدہ کرلیا تھا اور اس نے بعض شرائط پر ہمیں امن دے دیا تھا۔ کمانڈر نے کہا اسے معاہدے کا کیا اختیار تھا۔ معاہدہ تو میرے ساتھ ہونا تھا۔ انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے۔ ہم آپ کے ساتھ معاہدہ کر چکے ہیں۔ جب یہ اختلاف بڑھا تو اسلامی فوج کے کمانڈر نے حضرت عمرؓ کو یہ تمام واقعہ لکھ دیا اور دریافت کیا کہ اب کیا کیا جائے۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے وفائے عہد کو بڑی عظمت واہمیت دی ہے۔ سو تم اس عہد کو پورا کرو اور اس وقت تک اس عہد پر قائم رہو جب تک کہ فریق ثانی خود اس کی خلاف ورزی نہ کرے۔

(طبری جلد ۵ صفحه ۲۵۲۸ تفسیر کبیر جلد نمبر ۲ صفحه ۱۳۴، جلد نمبر ۱۰ صفحه ۳۲۹)

ایچ۔ ایم ہینڈ مین صحابہ رسولؐ کی وفاداری کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

”ظلم و تشدد و غربت، بے وطنی اور بدحالی، ہر طرح کے آرام و مصائب کے باوجود محمد (ﷺ) کے ساتھیوں اور پیروکاروں نے آپ سے بے وفائی نہیں کی۔ آپ کے صحابہ میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جس نے کسی تکلیف یا مصیبت سے گھبرا کر کسی آسائش یا لالچ کے لئے محمد کے ساتھ غداری یا فریب دہی کے بارہ میں تصور بھی کیا ہو۔ محمد کی تعلیمات اتنی سچی تھیں اور ان کی شخصیت اتنی پر کشش، کھری اور جاذبیت رکھنے والی تھی کہ ان کا کوئی ساتھی ایمان لانے کے بعد گمراہ نہیں ہوا“۔

(بحواله اردو ڈائجسٹ مئی ۱۹۸۹ء صفحه ۳۲۹)

صحابۂ رسول کو ترجیح دی

صحابہ کے ایسے ہی اخلاق تھے جن کی وجہ سے ان کے شدید ترین دشمن بھی ان کے جھنڈے تلے آجاتے تھے اور اپنی قوم کی نسبت مسلمانوں کی حکومت کو ترجیح دیتے تھے۔ پروفیسر تھامس آرنلڈ لکھتے ہیں:۔

”۱۳ ہجری میں معرکہ جسر میں مسلم فوج کی حالت بہت نازک تھی اور وہ دریائے فرات اور لشکر عجم کے درمیان گھر گئی تھی تو اسوقت جو شخص اسلامی لشکر کے سپہ سالار حضرت مثنیٰ بن حارثہ کے پاس مدد کے لئے آیا وہ قبیلہ طے کا مسیحی سردار تھا۔ اس لڑائی کے بعد جب مزید فوج کی بھرتی ہونے لگی تو کمک کے لئے جو گروہ ہر سمت سے آئے ان میں بنو نمر کا عیسائی قبیلہ بھی تھا جو عیسائی رومی سلطنت کی حدود میں آباد تھا اور ان دونوں کی مدد سے اسلامی فتوحات کی پر شوکت فہرست میں ایک اور فتح لکھی گئی۔ (دعوت اسلام صفحه ۶۲)

پروفیسر تھامس آرنلڈ مزید لکھتے ہیں:۔

”مسلمانوں نے روم کے ایک بڑے علاقے پر قبضہ کرلیا۔ مگر قیصر روم نے اس مفتوحہ علاقہ کی واپسی کے لئے بہت بڑا لشکر اکٹھا کرلیا اور مسلمانوں کو حکمت عملی کے طور پر وہ شہر چھوڑنا پڑا۔ مگر اس سے پہلے امیر لشکر نے شام کے بلاد مفتوح کے حاکموں کے نام مکتوب روانہ کئے کہ جزیہ کی کل رقوم جو شہروں سے وصول کی گئی تھیں واپس کردی جائیں اور ان شہروں کے باشندوں کو لکھ بھیجا کہ:

”جو روپیہ ہم نے تم سے لیا تھا اس کو واپس کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں خبر ملی ہے کہ ایک جری لشکر ہمارے مقابلے کے لئے آرہا ہے۔ ہم میں اور تم میں یہ معاہدہ تھا کہ ہم تمہاری حفاظت کریں گے۔ مگر اب چونکہ یہ بات ہماری مقدرت میں نہیں۔ اس لئے جو کچھ ہم نے تم سے لیا تھا اسے واپس کرتے ہیں۔ اگر ہم فتحیاب لوٹے تو ہم انہی قدیم شرائط کا اپنے آپ کو پابند سمجھیں گے۔ جو ہمارے معاہدہ میں موجود ہیں۔

اس حکم کے بموجب بیت المال سے بڑی بڑی رقمیں عیسائیوں کو واپس کی گئیں۔ اور عیسائیوں نے مسلمانوں کو دعائیں دیں کہ خدا تمہیں واپس ہم پر لائے اور رومیوں پر فتحیاب کرے۔ رومی ہوتے تو وہ ہمیں کچھ واپس نہ دیتے بلکہ جو کچھ ہمارے پاس ہوتا اس کو بھی لے لیتے۔

(دعوت اسلام صفحه ۷۲)

جنگی قیدیوں سے سلوک

کیا ایسے لوگوں پر ہوس ملک گیری کا الزام لگانا قرین انصاف ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اس کا سب سے پہلا شکار وہ قیدی ہوتے جو مسلمان جنگ میں پکڑتے تھے۔ مگر تاریخ بتاتی ہے کہ جنگی قیدیوں کے ساتھ صحابہ ایسا ہمدردانہ سلوک کرتے تھے کہ وہ پکے ہوئے پھل کی طرح اسلام کی آغوش میں آگرتے تھے۔

غزوہ بدر کے قیدیوں سے حسن سلوک کا ذکر کرتے ہوئے سر ولیم میور (۱۸۴۱ء تا ۱۹۰۵ء) لکھتے ہیں:

”محمدؐ کی ہدایت کے ماتحت انصار و مہاجرین نے کفار کے قیدیوں کے ساتھ بڑی محبت اور مہربانی کا سلوک کیا۔ چنانچہ بعض قیدیوں کی اپنی شہادت تاریخ میں ان کے الفاظ میں مذکور ہے کہ خدا بھلا کرے مدینہ والوں کا وہ ہم کو سوار کراتے تھے اور آپ پیدل چلتے تھے۔ ہم کو گندم کی پکی ہوئی روٹی دیتے تھے اور آپ صرف کھجوریں کھا کر پڑے رہتے تھے۔ اس لئے ہم کو یہ معلوم کر کے تعجب نہ کرنا چاہئے کہ بعض قیدی اس نیک سلوک کے اثر کے نیچے مسلمان ہوگئے اور ایسے لوگوں کو فوراً آزاد کردیا گیا...... جو قیدی اسلام نہیں لائے ان پر بھی اس نیک سلوک کا بہت اچھا اثر تھا“۔ (بحواله سیرت خاتم النبیین جلد نمبر ۲ صفحه ۱۵۵)

۱۴ ہجری میں جنگ قادسیہ میں ایک ایرانی گرفتار ہو کر آیا۔ اس کو مسلمانوں کی وفاداری، راستبازی اور ہمدردی کا منظر نظر آیا تو بے ساختہ کہنے لگا کہ جب تک تم میں یہ اوصاف موجود ہیں تم شکست نہیں کھا سکتے اب مجھے ایرانیوں سے کوئی سروکار نہیں اور مسلمان ہو گیا۔

(تاریخ طبری جلد سوم صفحه ۳۰ مطبوعه ۱۹۳۹ء)

ایسے صاحب خلق لوگوں کو دشمن بھی بھلا نہیں سکتے۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ خود رومیوں سے لڑ کر شہید ہوئے تھے۔ مگر ان کی بزرگی اور روحانیت کا اتنا اثر تھا کہ جب قحط پڑتا تھا تو رومی انکی قبر کے واسطہ سے بارش کی دعا مانگتے تھے۔

(سیر الصحابه جلد ۵ حصه ۲ صفحه ۲۳۶)

مفتوح اقوام سے رویّہ

دنیا کی تاریخ میں ہر فتح کے بعد کیا دکھائی دیتا ہے آگ کے شعلے، خون کے دریا اور کھوپڑیوں کے مینار۔ سوائے ان جنگوں کے جو امن اور محبت کے سفیروں نے جیتیں۔

رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو بشارت دی تھی کہ خدا تمہیں مصر پر غالب کرے گا مگر ساتھ ہی فرمایا کہ فتح کے بعد وہاں کے باشندوں سے حسن و احسان کا معاملہ کرنا کیونکہ میری دادی ہاجرہ وہاں سے تعلق رکھتی تھی۔

(مسند احمد جلد ۵ صفحه ۱۷۴)

صحابہ نے مصر کو فتح کیا اور اس وصیت پر عمل کیا اور جب وہاں کے پادریوں سے بہت احسان و مروّت کا معاملہ کیا گیا تو انہوں نے متحیر ہو کر وجہ پوچھی تو انہیں بتایا گیا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ ہمارا مصر سے رحمی تعلق ہے اس کا خیال رکھنا اسے سن کر بڑے پادری نے کہا کہ اتنے صدیوں پرانے اور سینکڑوں میل دور کے رشتہ کا خیال سوائے ایک نبی کے اور کوئی نہیں رکھ سکتا اور یہ کہہ کر مسلمان ہو گیا۔ (بحواله سیرالصحابه جلد ۵ حصه دوم صفحه ۸ حاشیه)

مصر کا ایک بہت بڑا رئیس ”شطا“ نامی مسلمانوں کے اخلاقی محاسن کا گرویدہ ہو کر دو ہزار آدمیوں کے ساتھ حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔

(مقریزی بحواله سیر الصحابه جلد ۵ حصه دوم صفحه ۱۳۵)

پروفیسر تھامس آرنلڈ لکھتے ہیں:۔

حضرت عمر نے بنو تغلب کے علاقہ پر فتح پائی تو حکم دیا کہ اس قبیلہ پر کسی طرح کا دباؤ نہ ڈالا جائے یہ لوگ اپنے مذہب کی پیروی میں بالکل آزاد ہیں اور ان سے جزیہ لیا جایا کرے۔ مگر بنو تغلب نے حضرت عمرؓ کو درخواست دی کہ جزیہ کی بجائے ہمیں وہ محصول ادا کرنے کی اجازت دی جائے جو مسلمان ادا کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ جزیہ کی شرح مسلمانوں پر عائد شدہ محصول سے نصف تھی۔ اس طرح بنو تغلب جزیہ کی بجائے دوگنا محصول اپنی خوشی سے ادا کرتے تھے۔ (دعوت اسلام صفحه ۶۲)

مذہبی آزادی کا قیام

صحابہ رسول کی جنگوں کا ایک مقصد مذہبی آزادی کا قیام تھا۔ چنانچہ جب خدا نے انہیں دنیا میں قوت اور طاقت عطا کی تو انہوں نے مذہبی آزادی قائم کر کے غیروں سے تسلیم کروایا اور ثابت کیا کہ ان کی جنگیں لوٹ مار اور فساد کے لئے نہیں پروفیسر تھامس آرنلڈ کا بیان ہے کہ:

”روم کی عیسائی سلطنت کے صوبہ جات میں عیسائیوں کو جو نسطوری عقائد کے پابند تھے اسلامی دورِ حکومت میں ایسی مذہبی آزادی عطا ہوئی جس کا تجربہ پہلے ان کو صدیوں میں بھی نہ ہوا تھا۔ ان کو اجازت تھی کہ قطعی آزادی کے ساتھ اور بغیر کسی قسم کی مزاحمت کے اپنے مذہب کی پیروی کریں۔ (دعوت اسلام صفحه ۶۶)

...... اسلامی سلطنت کے قیام سے بجائے اس کے کہ مسیحی کلیسا کی ترقی میں نقصان پیدا ہوتا نسطوری عیسائیوں کی تاریخ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب سے وہ مسلمانوں کی رعایا بنے ان میں مذہبی زندگی اور دینی جوش دفعۃً پورے زور سے پیدا ہو گیا ...... ان کو اپنے وطن اور ملک میں ایسی حفاظت میسر آئی کہ مسیحی مشن کے کاموں کو بھی بڑی دھوم دھام سے بیرونی ممالک میں جاری کیا اور چین اور ہندوستان کو مبلغین روانہ کئے۔

(دعوت اسلام صفحه ۷۶)

پروفیسر تھامس آرنلڈ مصر کے یعقوبی عیسائیوں پر وہاں کے عیسائی حکمرانوں کے مظالم کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

”مصر کے یعقوبی عیسائیوں کو اسلامی فتوحات نے مذہب کی پیروی میں وہ آزادی بخشی جس کا تجربہ ان کو ایک صدی سے نہیں ہوا تھا۔ جس وقت انہوں نے جزیہ دینا قبول کیا تو حضرت عمرو بن العاص نے انہیں گرجاؤں کی ملکیت کی اجازت دے دی اور امور صیغہ دینیہ میں ان کو خود مختار کردیا اور اس طرح عمرو بن العاص نے یعقوبی عیسائیوں کو سابقہ حکومت کی دست اندازی سے جو ان پر سخت بار تھا نجات دی۔ اسلامی سالار لشکر نے نہ کسی گرجا کے مال پر ہاتھ ڈالا اور نہ کوئی غارت گری کی اور نہ کوئی لوٹ مار کی۔

(دعوت اسلام صفحه ۹۹)

ایک عیسائی شاعر نے اعلانیہ کہا:

”صرف مسلمان ہی روئے زمین پر ایک قوم ہیں جو دوسرے مذاہب کی آزادی سلب نہیں کرتے“۔ ایک انگریز سیاح نے مسلمانوں کو یہ طعنہ دیا ہے کہ ”وہ حد سے زیادہ دوسرے مذاہب کو آزادی دیتے ہیں“ (برگزیده رسول غیروں میں مقبول صفحه ۱۲)

صحابہ کے دور حکومت میں معابد اور مذہبی مراکز کی آزادی کے متعلق پروفیسر تھامس آرنلڈ

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

خدا میں اور بندے میں وہ چیز جو بہت جلد جدائی ڈالتی ہے وہ شوخی اور خود بینی اور متکبری ہے

تکبر کے کئی چشمے ہیں اور مومن کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار ☆ ملے جو خاک سے اس کو ملے یار

(آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت کبر و کبریائی کے مضمون کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۳ رمئی ۲۰۰۲ء بمطابق ۳ رہجرت ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

گزشتہ خطبہ میں خدا تعالیٰ کی صفات کبر، کبریائی، تکبر اور کبیر کا مضمون چل رہا تھا۔ آج کے خطبہ میں بھی انشاء اللہ یہی مضمون جاری رہے گا اور بعید نہیں کہ اگلے خطبہ میں بھی اس کا مضمون اور بچ جائے تو بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مَیں شروع کرتا ہوں۔

ان صفات کے جو معانی امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کئے ہیں اُن کا تو پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ آج منجد اور لسان العرب کے حوالہ سے ان صفات کے معانی بیان کئے جائیں گے۔ چنانچہ المنجد میں تَکَبَّرَ کا مطلب یہ لکھا ہے کہ وہ صاحبِ کبریاء ہوا۔ اور تَکَبَّرَ الرَّجُلُ کا معنی ہے: اس نے مرتبہ یا عمر میں اپنے آپ کو بڑا کر کے پیش کیا۔

لسان العرب میں التکبّر اور الاستکبار کے یہ معنی بیان کئے گئے ہیں: اَلتَّعَظُّم یعنی عظمت اور بڑائی کا اظہار کرنا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ﴾ اس میں یتکبّرون کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ لوگ اپنے آپ کو تمام مخلوقات سے افضل گردانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کو وہ حقوق حاصل ہیں جو ان کے سوا اَور کسی کو نہیں ہیں اور یہ صفت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی استعمال ہوئی ہے۔ کیونکہ صرف اللہ تعالیٰ کو ہی کامل قدرت اور فضیلتِ مطلق حاصل ہے جو کہ کسی اَور کو حاصل نہیں اور وہی ذات ہے جسے کِبریاء کہا جا سکتا ہے جبکہ دوسرے کسی کو یہ زیبا نہیں کیونکہ حقوق کے لحاظ سے تمام لوگ برابر ہیں۔ پس اس لحاظ سے کسی کو کوئی ایسی فضیلت نہیں جو دوسرے میں موجود نہ ہو۔ (لسان العرب)

اس ذکر کے بعد اب وہ آیات کریمہ اور احادیث پیش کی جائیں گی جن میں انسانوں کے تکبر اور بڑے پن کا ذکر کر کے اس کی سخت مذمّت فرمائی گئی ہے۔

پہلی آیت ہے سورۃ النساء کی آیت ۱۷۳: ﴿لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ . وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا﴾ (النساء: ۱۷۳)

مسیح تو ہر گز ناپسند نہیں کرتا کہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ ہی مقرب فرشتے۔ اور جو بھی اس کی عبادت کو ناپسند کرے اور تکبّر سے کام لے ان سب کو وہ اپنی طرف ضرور اکٹھا کر کے لے آئے گا۔

﴿قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ .قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ .خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ. قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ﴾ (سورۃ الاعراف: ۱۳-۱۴)

ترجمہ اس کا یہ ہے: اس نے کہا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ کرے جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا۔ اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے تو آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے گیلی مٹی سے پیدا کیا۔ اس نے کہا پس تو اس سے نکل جا۔ تجھے توفیق نہ ہوگی کہ تُو اس میں تکبّر کرے۔ پس نکل جا یقیناً تُو ذلیل لوگوں میں سے ہے۔

اب ہے سورۃ النحل کی آیت ۲۴: ﴿لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ. اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ﴾۔ کوئی شک نہیں کہ اللہ یقیناً جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ استکبار کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اب سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۳۸ ہے: ﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا. اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا﴾۔ اور زمین میں اکڑ کر نہ چل۔ تُو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔

سورۃ القصص کی آیت ۸۴: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا. وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾۔ یہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم ان لوگوں کے لئے بناتے ہیں جو زمین میں نہ (اپنی) بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد۔ اور انجام تو متّقیوں ہی کا ہے۔

﴿وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ﴾ (سورۃ الغافر: ۲۸)۔ اور موسیٰ نے کہا یقیناً میں اپنے ربّ اور تمہارے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے متکبر سے جو حساب کتاب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔

پھر سورۃ المومن کی آیت ۶۱ ہے: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ . اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾۔ اور تمہارے ربّ نے کہا مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنّم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دعا ہی اصل عبادت ہے۔

پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: وَ قال ربّکم ادعُونی أستجب لکُمْ اِنّ الّذین یستکبرون عن عبادتی سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ داخِرِین یعنی اور تمہارے ربّ نے کہا مجھے

پکارو، مَیں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں، ضرور جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔ (سنن الترمذی۔ کتاب الدعوات)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا وہ آگ میں داخل نہ ہو گا۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب المقدمة)

رائی کا بیج ایک چھوٹا سا بیج ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ رائی کے برابر ایمان ہو تو کافی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بیج کو بڑھا دے گا۔ اگر دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہو گا تو بڑھتے بڑھتے پھر وہ پورا چھا جائے گا جس طرح رائی سے درخت اگ کر سب کچھ ڈھانپ لیا کرتا ہے۔ اس لئے رائی کے برابر ایمان رکھنے پر فخر نہیں ہونا چاہئے۔ رائی کے برابر ایمان جو ہے وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا سوائے اس کے کہ جس طرح مَیں نے بیان کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اس کا درخت اگ جائے اور پھیل جائے اور سب کمزوریوں کو ڈھانپ لے۔

حضرت حارِثہ بن وَھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: کیا مَیں تمہیں اہلِ نار کے بارہ میں نہ بتاؤں؟۔ (پھر فرمایا:) ہر سخت دل، بدخُو، نیکی سے روکنے والا اور متکبّر (دوزخی ہے)۔

(صحیح بخاری۔ کتاب تفسیر القرآن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: منافقوں کی ایسی نشانیاں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ ان کا سلام لعنت ہے اور ان کا کھانا غصب کئے ہوئے مال ہیں۔ ان کی غنیمت چوری چکاری کے اموال ہیں۔ وہ مسجدوں میں بے دلی اور بے رغبتی سے آتے ہیں اور تکبر کی بناء پر نماز کے لئے اس وقت پہنچتے ہیں جب وہ ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ نہ وہ کسی کے ساتھ اُلفت کا تعلق رکھتے ہیں نہ اُن سے کوئی اُلفت کا تعلق رکھتا ہے۔ رات کے وقت اس طرح گہری نیند سوتے ہیں جیسے کوئی بے حس و حرکت لکڑی پڑی ہو۔ اور دن کو شور و غوغا کرتے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا.......... جب اللہ تعالیٰ کے نبی نوح ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا:.......... مَیں تمہیں شرک اور کبر سے منع کرتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں کہ اِس پر مَیں نے یا کسی اَور نے عرض کیا کہ شرک کا تو ہمیں پتہ ہے لیکن یہ کِبر کیا ہے؟ پھر سوال کرنے والے نے عرض کیا کہ کیا اگر ہم میں سے کسی کے جوتے خوبصورت ہوں اور اُن کے تسمے خوبصورت ہوں (تو یہ کبر ہے؟)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

اُس نے عرض کیا: تو کیا اگر ہم میں سے کوئی خوبصورت لباس پہنتا ہو (تو یہ کبر ہے؟)۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ اُس نے پھر عرض کیا: کیا اگر ہم میں سے کسی کے پاس سواری ہو جس پر وہ سوار ہوتا ہو (تو یہ کبر ہے؟) آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ اُس نے پھر عرض کیا: کیا یہ کبر ہے کہ اگر ہم میں سے کسی کے دوست احباب ہوں جو اُس کے پاس اُٹھتے بیٹھتے ہوں (تو کیا یہ کبر ہے؟)۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! تو پھر کبر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: حق کو نہ پہچاننا اور لوگوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند المکثرین من الصحابه)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (ایک بار) جنت اور دوزخ کے مابین بحث ہو گئی۔ دوزخ کہنے لگی کہ میرے اندر بڑے بڑے جبار اور متکبر ہوں گے اور جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین طبع لوگ ہوں گے۔ اس پر (اللہ تعالیٰ نے) دونوں کے درمیان فیصلہ فرمایا (اور جنت سے مخاطب ہو کر فرمایا) اے جنت! تُو میری رحمت کی علامت ہے۔ تیرے ذریعے مَیں جس پر چاہوں، رحم کروں گا۔ (اور دوزخ سے مخاطب ہو کر فرمایا) اے دوزخ! تُو میرے عذاب کی علامت ہے۔ تیرے ذریعے مَیں جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا۔ اور تم دونوں کا بھرنا میرے ذمّہ ہے۔ (مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین)

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک انسان تکبر کا اظہار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جبّاروں میں لکھ لیا جاتا ہے۔ پھر اسے وہی سزا ملتی ہے جو ان (جبّاروں) کو ملتی ہے۔ (ترمذی)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"پہلا نافرمان جس کی تاریخ ہمیں معلوم ہے ابلیس ہے۔ وہ کیوں نافرمان بن گیا؟ اس کی خبر بھی قرآن شریف نے بتلائی ہے کہ اس نے اباء اور استکبار کیا یعنی اس میں انکار اور تکبر تھا جس کی وجہ سے وہ اَسْلِمْ کی تعمیل نہ کر سکا۔ اس وقت بھی بہت لوگ ہیں کہ اس اباء اور استکبار کی وجہ سے اَسْلِمْ کی تعمیل سے محروم ہیں۔ کسی کو عقل پر تکبر ہے، کسی کو علم پر، کسی کو اپنے بزرگوں پر جو کہ ان کے نقصان کا باعث ہو رہا ہے اور جب کبھی خدا کے مامور آتے رہے ہیں یہی اباء اور استکبار ان کی محرومی کا ذریعہ ہوتے رہے ہیں۔ انسان جب ایک دفعہ منہ سے "نہ" کر بیٹھتا ہے تو پھر اسے دوبارہ ماننا مشکل ہو جاتا ہے اور لوگوں سے شرم کی وجہ سے وہ اپنی ہٹ پر قائم رہنا پسند کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ پھر کھلم کھلا انکار اور آخر کار وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ کا مصداق بننا پڑتا ہے۔ ...... یہ ایک خطرناک مرض ہے کہ بعض لوگ مامورین کے انذار اور عدم انذار کی پروا نہیں کرتے۔ ان کو اپنے علم پر ناز اور تکبر ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ کتاب الٰہی ہمارے پاس بھی موجود ہے۔ ہم کو بھی نیکی بدی کا علم ہے۔ یہ کونسی نئی بات بتانے آیا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاویں۔ ...... غرض محرومی کا سب سے پہلا اور بڑا ذریعہ اباء (انکار) ہے اور پھر تکبر ہے۔ ...... اس لئے ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ نفس اور شیطان کے اس دھوکا سے ہمیشہ بچیں۔ اپنی کسی بات پر تکبر نہ ہو۔ کیونکہ وہی تکبر پھر کسی اَور رنگ و صورت میں انکار کا باعث ہو جاوے گا۔ یہ بہر حال زہر ہے۔ اس سے مطمئن ہو رہنا عقلمندی نہیں ہے۔

(خطبات نور۔ صفحہ (۱۸۳۔۱۸۵))

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST		EUROPE ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836	France:	01 60 19 22 85
London:	07900 254520	Germany:	08 25 71 694
London:	07939 054424	Germany:	06 07 16 21 35
London:	07956 849391	Italy:	02-35 57 570
London:	07961 397839	Spain:	09 33 87 82 77
High Wycombe:	01494 447355	Holland:	02 91 73 94
Luton:	01582 484847	Norway:	06 79 06 835
Birmingham:	0121 771 0215	Denmark:	04'37 17 194
Manchester:	0161 224 6434	Sweden:	08 53 19 23 42
Sheffield:	0114 296 2966	Switzerland:	01 38 15 710
W.Yorkshire:	07971 532417		
Edingburgh:	0131 229 3536		
Glasgow:	0141 445 5586		

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
EXPORT

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"بعض لوگ بڑے بڑے دعوے کیا کرتے ہیں کہ ہم یوں کریں گے، ووں کریں (گے)۔ اور اپنی جواں مردی اور بہادری کی ڈینگ مارا کرتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ ایسے متکبر کبھی اپنے دعووں کو پورا اور ثابت کر کے نہیں دکھلایا کرتے۔ اور نہ دکھلا سکتے ہیں۔ بدی کو چھوڑنا اور نیکی کو کرنا نہ صرف انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوا کرتا۔ بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد کے نہ انسان برائیوں اور فضولیوں کو چھوڑ سکتا ہے اور نہ کوئی بہادری کا کام کر سکتا ہے بدوں حکمِ الٰہی...... دعوے کرنے والے اکثر ناکام رہتے ہیں۔ مَیں نے ایک جنگی افسر سے پوچھا کہ آپ کے لشکر میں بہادر اور بُزدل کی کیا نشانی ہوا کرتی ہے۔ اُس نے کہا کہ میرا تجربہ ہے کہ جو سپاہی اکثر مونچھوں پر تاؤ دیتے رہتے ہیں وہ عموماً میدانِ جنگ میں بُزدلی ظاہر کرتے ہیں اور جو سیدھے سادھے ہیں وہ لڑائی کے وقت شیر کی طرح حملہ کرتے ہیں۔

غرض خوب سمجھ رکھو کہ جو لوگ بلاوجہ تکبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو عمل کی توفیق نہیں دیا کرتا۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اسی بات کا بیان کیا ہے کہ بعض لوگ اس قدر جلد باز تھے کہ ان کو کُفُّوْٓا اَیْدِیَکُمْ کہنا پڑا لیکن جب ان کو لڑنے کا حکم دیا گیا تو کہنے لگے لَوْ لَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ۔ اس قسم کی لاف زنی وغیرہ کی غلطیاں انسان میں جو ہوتی ہیں ان کا علاج اور نیز ہر ایک مرض کا علاج، کثرت سے اِستغفار اور لاحول پڑھنا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے کہ وہ سابقہ گناہوں کے بدنتائج سے محفوظ رکھے اور آئندہ بدی کے ارتکاب سے حفاظت بخشے۔"

(حقائق الفرقان۔ جلد۲۔ صفحہ ۳۵،۳۶)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رُسوا کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی مواحد ہونے کا دم مارتا تھا مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا، جب اُس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اُس کی نکتہ چینی کی اس لئے وہ مارا گیا اور طوق لعنت اس کی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا۔"

(روحانی خزائن۔ جلد پنجم۔ صفحہ ۵۹۸)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔" (روحانی خزائن۔ جلد ۲۰۔ صفحہ ۱۳)

تکبر کی اَقسام بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں:-

"بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصہ، غضب، کینہ، جوش، ریا، تکبر، حسد وغیرہ۔ یہ سب بداخلاقیاں انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں۔ انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے، شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بدخلقی ہی تھی جیسے لکھا ہے: ﴿اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ﴾ (البقرۃ:۳۵) اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ وہ مردودِ خلائق ٹھہرا۔ اور ہمیشہ کے لئے لعنتی ہوا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ تکبر صرف شیطان ہی میں نہیں ہے بلکہ بہت ہیں جو اپنے غریب بھائیوں پر تکبر کرتے ہیں اور اس طرح پر بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور یہ تکبر کئی طرح پر ہوتا ہے۔ کبھی دولت کے سبب سے، کبھی علم کے سبب سے، کبھی حسن کے سبب سے اور کبھی نسب کے سبب سے۔ غرض مختلف صورتوں سے تکبر کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ وہی محرومی ہے۔ (ملفوظات جلد اوّل۔ صفحہ ۳۱۰۔ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں:-

"تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں اور مومن کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا ہو۔

صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاقِ رذیلہ کے بہت سے جن ہیں اور جب یہ نکلنے لگتے ہیں تو نکلتے رہتے ہیں مگر سب سے آخری جن تکبر کا ہوتا ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور انسان کے سچے مجاہدہ اور دعاؤں سے نکلتا ہے۔

بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے۔ اس لئے تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہئے۔ بعض وقت یہ تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے۔ دولتمند متکبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبر ہوتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے اور یہ چھوٹی ذات کا ہے۔ ایک عورت سیّدانی تھی۔ اسے پیاس لگی۔ وہ دوسرے کے گھر میں جا کر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں اعلیٰ زیورات خریدنے کے لیے معروف نام
الرحیم جیولرز حیدری
اور
الرحیم جیولرز حیدری
اور اب
الرحیم سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
فون 664-0231 - 5874164

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

کہنے لگی کہ ''امتّی تُو پانی تو پلا مگر پیالہ کو دھولینا کیونکہ تم امتّی ہو اور مَیں سیدانی اور آلِ رسول ہوں''۔

''بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا۔ غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کردیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں۔ ان سب سے بچنا چاہئے۔(ملفوظات جلد سوم۔ صفحہ ۶۱۳۔۶۱۴ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''میری رائے میں فلسفیوں سے بڑھ کر اَور کسی قوم کی دلی حالت خراب نہ ہوگی۔ خدا میں اور بندے میں وہ چیز جو بہت جلد جدائی ڈالتی ہے وہ شوخی اور خودبینی اور متکبری ہے سو وہ اِس قوم کے اُصول کو ایسی لازم پڑی ہوئی ہے کہ گویا اِنہیں کے حصے میں آگئی ہے۔ یہ لوگ خدائے تعالیٰ کی قدرتوں پر حاکمانہ قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور جس کے منہ سے اِس کے برخلاف کچھ سنتے ہیں اس کو نہایت تحقیر اور تذلیل کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔''(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن۔ جلد دوم۔ صفحہ ۵۵)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں:۔

''خدا تعالیٰ تو ایک پاک تبدیلی کو چاہتا ہے۔ بعض اوقات انسان کو تکبرِ نسب بھی نیکیوں سے محروم کردیتا ہے اور وہ سمجھ لیتا ہے کہ مَیں اسی سے نجات پالوں گا جو بالکل خیالِ خام ہے۔ کبیر کہتا ہے کہ اچھا ہوا ہم نے چماروں کے گھر جنم لیا۔ کبیر! اچھا ہوا ہم نیچے بھلے سب کو کریں سلام۔ خدا تعالیٰ وفاداری اور صدق سے پیار کرتا ہے اور اعمالِ صالحہ کو چاہتا ہے۔ لاف و گزاف اُسے راضی نہیں کرسکتے۔''

(ملفوظات جلد اوّل۔ صفحہ ۲۰۴۔۲۰۵ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

''جو لوگ خدا کے ہوجاتے ہیں اور واقعی اپنا وجود اور ذرّہ ذرّہ اپنے جسم کا خدا کی طرف سے سمجھتے ہیں، اُن کو خدا اَور بھی نعمت دیتا ہے اور جو لوگ اپنی رُوح اور اپنے جسم کا ذرّہ ذرّہ خدا کی طرف سے نہیں جانتے ان میں تکبر ہوتا ہے۔ اور وہ دراصل خدا کے گہرے احسان اور اس کی کاملِ پرورش سے منکر ہوتے ہیں۔''(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۹۔ صفحہ ۳۸۹)

آخر پر تتمہ حقیقۃ الوحی میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اشعار پیش کرتا ہوں۔ ؎

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار — ملے جو خاک سے اس کو ملے یار
عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ — کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہردم نظر ہے — مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

ہمالہ کی چوٹی پہ دوں گا اذانیں

مجھے آپ بھولیں نہ ہوں گے یقیناً
سبھی جانتے ہیں قریباً قریباً
مَیں اسلام کا ایک ننھا سپاہی
مَیں ہوں کفر پر لانے والا تباہی
مَیں دنیا میں اسلام پھیلانے والا
مَیں گھر گھر میں توحید پہنچانے والا
ہلا دوں گا باطل کی بنیاد کو۔ مَیں
مٹا دوں گا شیطاں کی ایجاد کو مَیں
مرے دم سے سب کفر کافور ہوگا
جو تاریک گھر ہے وہ پُرنور ہوگا
مَیں یورپ کو للکار کر یہ کہوں گا
کہ تجھ کو مسلماں بنا کر رہوں گا
مَیں بھارت کو کلمہ پڑھا دوں گا آخر
مَیں سب کو مسلماں بنا دوں گا آخر
ہمالہ کی چوٹی پہ دوں گا اذانیں
کروں گا یہی آپ مانیں نہ مانیں
خدا ایک ہے اور باقی کہانی
یہی گیت گائے گا گنگا کا پانی
کہوں گا مَیں یہ پریم سے برہمن کو
کہ تو چھوڑ دے اب پرانے چلن کو
بتوں کی غلامی سے آزاد ہوجا
محمدؐ کے چرنوں میں آباد ہوجا
مَیں اسلم کے یہ گیت گاتا رہوں گا
یونہی اپنی ہمّت بڑھاتا رہوں گا

{ماسٹر محمد شفیع اسلم (مرحوم)}
(مرسلہ: احمد طاہر مرزا۔ ربوہ)

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact
Iqbal Ahmad ,BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk — e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

آپ کا اپنا تعلیمی ادارہ
Microsoft Certified Professional IT Training Centre
Ausbildung Weiterbildung zertifizierung & Tests
MIT IHK- ZERTIFIKAT
E-mail: Khalid@t-online.de
WWW.Professional-ittrainingcenter.de
Tel :00 (49) + 511 - 40 43 75
Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735
MS PITTC GLOBALE TRADE SERVICE
EHRHARTSTR.4
3 0 4 5 5 HANNOVER - GERMANY

بقیہ: مزکیٔ کامل از صفحہ نمبر ۴

لکھتے ہیں۔

"بیت المقدس فتح ہوا تو حضرت عمر وہاں تشریف لے گئے اور آثار مقدسہ کی زیارت کی۔ جس وقت بطریق اور حضرت عمر کنیسۃ القیامۃ میں تھے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ بطریق نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ کنیسہ میں ہی نماز پڑھ لیں مگر انہوں نے دُور اندیشی سے کام لیتے ہوئے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر میں نے ایسا کیا تو اہلِ اسلام اس گرجا پر آئندہ دعویٰ کر دیں گے کہ یہ اسلامی معبد ہے۔ ایسی دور اندیشی کی مثال جیسی حضرت عمرؓ سے ظاہر ہوئی عیسائیوں کی تاریخ میں جو اسلامی دور حکومت میں گذری دریافت ہونی مشکل ہے۔ اور نہ امیر معاویہ کی فیاضی کی نظیر مل سکتی ہے جنہوں نے اسریا کے گرجا کو عیسائی رعایا کی درخواست پر دوبارہ تعمیر کرایا۔

(دعوت اسلام صفحہ ۶۸)

انگلستان کے پادری آرجو سواتھ سمتھ لکھتے ہیں:۔

"یروشلم ۶۵۷ میں طویل محاصرہ کے بعد حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوا۔ اس دوران کوئی جائیداد (سوائے محاصرہ کے ایام کے) برباد نہ ہوئی۔ اور سوائے میدان جنگ کے ایک قطرہ بھی خون کا نہ بہایا گیا۔ حضرت عمرؓ بڑے پادری کے ساتھ شہر کی تاریخ کے بارہ میں گفتگو کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے۔ نماز کے وقت عیسائی مذہبی رہنما نے حضرت عمرؓ سے خواہش کی کہ وہ ان کی سب سے بڑی اور مقدس عبادتگاہ میں نماز ادا کرلیں۔ مگر حضرت عمرؓ نے اس خیال سے ان کی خواہش کو ٹھکرا دیا کہ مبادا ان کا یہ فعل بعد میں آنے والوں کے لئے مثال بن جائے اور اس طرح آزادی مذہب اور عبادت کا وہ حق جو وہ اپنی رعایا کو دینا چاہتے تھے، مجروح ہو"۔(محمد اینڈ محمڈن ازم صفحہ ۲۵۳)

انسانی جذبات کا احترام

جب شام کا ملک فتح ہوا اور وہاں کی عیسائی آبادی اسلامی حکومت کے ماتحت آگئی تو ایک دن جب آنحضور ﷺ کے صحابی سہل بن حنیفؓ اور قیس بن سعدؓ قادسیہ کے شہر میں کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے پاس سے ایک عیسائی کا جنازہ گذرا یہ دونوں صحابہ اسے دیکھ کر تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے۔ ایک مسلمان نے جو حضور ﷺ کا صحبت یافتہ نہیں تھا اور اعلیٰ اسلامی اخلاق سے آشنا نہیں تھا یہ دیکھ کر بہت تعجب کیا اور کہا کہ یہ تو ایک ذِمّی کا جنازہ ہے۔ صحابہ نے جواب دیا کہ ہاں ہم جانتے ہیں مگر آنحضرت ﷺ کا یہی طریق تھا کہ آپؐ غیر مسلموں کا جنازہ دیکھ کر بھی کھڑے ہو جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیا ان میں خدا کی پیدا کردہ جان نہیں۔(بخاری کتاب الجنائز باب من قام لجنازة اليهودی)

صحابہ کے ان اعلیٰ انسانی اقدار نے شام کے عیسائیوں کے دلوں پر کیا کیا اثرات نہ کئے ہوں گے۔ اور وہ کیسے دیوانہ وار ان صحابہ کے آقا کی طرف نہ دوڑے ہوں گے۔ رائے بہادر لالہ پارسداس صاحب آنریری مجسٹریٹ دہلی لکھتے ہیں۔

"جب مسلمانوں نے اسکندریہ کو فتح کیا تو وہاں حضرت عیسیٰؑ کی تصویر نصب تھی۔ ایک مسلمان سپاہی کے تیر سے اس تصویر کی آنکھ خراب ہو گئی۔ عیسائیوں نے مسلمانوں کے سپہ سالار سے اس بات کی شکایت کی اور کہا کہ اس نقصان کا ہم معاوضہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے پیغمبر کی تصویر ہم کو دے دو تاکہ ہم بھی اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔ سپہ سالار نے جواب دیا کہ ہمارے پیغمبر کی کوئی تصویر نہیں ہے۔ البتہ ہم لوگ موجود ہیں۔ تم جس کی آنکھ چاہو پھوڑ ڈالو۔ اس بات پر ایک عیسائی رضامند ہو گیا۔ سپہ سالار نے اپنا خنجر اس کے ہاتھ میں دیا اور اپنی آنکھیں اس کے سامنے کر دیں جب اس نے دیکھا کہ خود مسلمانوں کا سپہ سالار اپنی آنکھ پھوڑ ڈالنے کو تیار ہے تو خنجر ہاتھ سے پھینک دیا۔ اور کہا کہ ایسی بے تعصب اور حق پرست قوم سے انتقام لینا ذلت ہے۔(دنیا کا ہادی اعظم غیروں کی نظر میں صفحہ ۱۴)

ذمیوں کا اعتراف

۱۷ ہجری میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں ذمیوں کا ایک وفد آیا تو انہوں نے وفد سے پوچھا کہ شاید مسلمان تم کو ستاتے ہوں گے تو سب نے ہم آواز ہو کر کہا مَا نَعْلَمُ اِلَّا وَفَاء وَحُسْنُ مَلْكَة۔ ہم پابندیٔ عہد اور شریفانہ اخلاق کے سوا کچھ نہیں جانتے۔(تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۱۸۳ مطبوعہ ۱۹۳۹)

اور اسی صداقت پر شام کے عیسائیوں نے مہر تصدیق ثبت کی۔ حضرت عمرؓ جب شام گئے تو اذرمات کے عیسائی اپنے طریقِ استقبال کے مطابق خوشی سے ہاتھوں میں تلواریں لئے پھول برساتے اور باجے بجاتے ان کے استقبال کے لئے شہر سے باہر آگئے۔ (فتوح البلدان صفحہ ۱۳۶)

ایک عیسائی مستشرق عبدالمسیح لکھتے ہیں۔

"محمد نے عرب کے پامال ذروں کو ایک قلیل عرصہ میں درخشاں ستارے بنا کر تمدن و تہذیب اور سیاست کے فلک پر چمکا دیا۔ اس حیرت انگیز انقلاب وترقی کی شان کسی لیڈر یا مصلح یا نبی کی زندگی میں تلاش کرنا بیکار اور بے سود ہے"۔

("نقوش" رسول نمبر جلد نمبر ۴ صفحہ ۴۹۳)

اس لئے جب مائکل ایچ ہارٹ نے نوع انسانی پر اثر انداز ہونے والوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوّل نمبر قرار دیا تو یہ کوئی قابل تعجب بات نہیں آپ واقعتاً اس مقام پر فائز ہیں بلکہ اس سے بہت اوپر جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔

باغیوں سے عفو و درگزر

تاریخ عالم میں اوّل تو مفتوحین کو کبھی معاف نہیں کیا گیا اور اگر کسی حد تک ایسا ہوا بھی تو ان کی طرف ہلکی سی شرارت بھی ان کو ملیا میٹ کر دینے کے لئے کافی تھی اور بغاوت کا تو تصور بھی لرزا دینے والے منظر دکھاتا ہے۔ مگر حضرت علیؓ کے دور میں کرمان اور فارس کے عجمیوں نے بغاوت کر کے خراج دینے سے انکار کر دیا۔ بغاوت فرو کرنے کے بعد حضرت علیؓ نے ایرانی باغیوں سے اس لطف پذیری اور مدارت کا برتاؤ کیا کہ ایران کا بچہ بچہ احسان شناسی کے جذبات سے لبریز ہو گیا اور ایرانی برملا کہتے تھے۔ "خدا کی قسم اس عربی نے نوشیروان عادل کی یاد تازہ کر دی ہے"۔

(سیر الصحابہ جلد اول صفحہ ۲۹۵، ۳۰۶)

سادگی اور بے نفسی

مغرب کہتا ہے کہ صحابہ معاشی بدحالی کی وجہ سے گھروں سے نکلے اور جنگیں برپا کیں۔ اگر یہ درست ہے تو چاہئے تھا کہ عظیم الشان فتوحات کے بعد آسمان سے باتیں کرتے ہوئے محل تعمیر کرتے اور جنت کو شرماتی ہوئی آرام دِہ اور پر آسائش زندگی گزارتے مگر تاریخ اس کے بالکل برعکس نظارہ پیش کرتی ہے۔ وہ بالکل سادہ اور عام انسانوں کی طرح زندگی گذارتے تھے۔ اہل انصاف کے لئے قیصر روم کے اس سفیر کی داستان سننے سے تعلق رکھتی ہے۔ جو عمر فاروق اعظمؓ سے ملنے کے لئے مدینہ آیا تھا۔ جب وہ مدینہ پہنچا تو اس نے لوگوں سے پوچھا کہ تمہارے خلیفہ کا محل کہاں ہے تاکہ میں وہاں جا کر ان سے ملوں۔ لوگوں نے کہا ہمارے خلیفہ کا کوئی محل نہیں ہے۔ گو ان کی حکومت کا ڈنکا ساری دنیا میں بج رہا ہے مگر وہ خود درویشوں کی طرح معمولی سی جھونپڑی میں رہتے ہیں۔ آخر ایک عورت نے اسے بتایا کہ عمرؓ کھجور کے فلاں درخت کے نیچے یک و تنہا سو رہے ہیں۔ اس کی نظر حضرت عمرؓ پر پڑی تو ان کی ہیبت سے اس کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ وہ جو شیروں اور چیتوں سے بھرے ہوئے جنگلوں میں پھرتا رہا تھا مگر اس کے چہرے پر خوف کی زردی کبھی نہیں چھائی تھی۔ وہ جس نے بارہا جنگوں میں حصہ لیا اور اپنی شجاعت کا سکہ بٹھایا مگر اس کے دل نے کبھی کمزوری نہیں دکھائی تھی لیکن آج حق کے رعب و جلال سے اس کا ذرہ ذرہ کانپ رہا تھا۔ اسی دوران حضرت عمرؓ کی آنکھ کھل گئی اور انہوں نے اسے پاس بٹھا لیا۔ سفیر پر ان کے اخلاقِ حسنہ اور سادگی کا اتنا اثر ہوا کہ اس کے دل سے کفر و شرک کا زنگ یکسر دور ہو گیا۔ اور وہ عمر کے آقا کی غلامی میں داخل ہو گیا۔

(حکایات رومی صفحہ ۴۶)

انصاف

اسلامی مملکت کے اندر خلیفہ وقت کو بھی یہ طاقت نہیں کہ وہ کسی ذمی پر ظلم کرنا تو کجا اس سے اپنا حق بھی براہ راست لے سکے۔ اس کو عام مظلوم سائل کی طرح عدالت میں حاضر ہونا پڑتا تھا۔

حضرت علیؓ کی خلافت کے زمانہ میں ان کی گمشدہ زرہ ایک عیسائی کے پاس سے ملی۔ وہ اسے لے کر قاضی شریح کی عدالت میں حاضر ہوئے اور ایک عام آدمی کی طرح بیان دیا کہ یہ زرہ میری ہے۔ مگر ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا اس لئے قاضی نے عیسائی کے حق میں فیصلہ کر دیا اور وہ زرہ لے کر چلتا بنا۔ مگر تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ انبیاء کے فیصلے ہیں۔ ایک امیر المومنین مجھے اپنے مقرر کردہ قاضی کی عدالت میں لایا مگر فیصلہ اس کے خلاف ہوا۔ مگر میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ زرہ آپ کی ہے۔ اور پھر اس نے اسلام قبول کر لیا۔ حضرت علیؓ نے اس سے کہا کہ اب چونکہ تم مسلمان ہو گئے ہو اس لئے یہ زرہ تمہاری ہے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ اس شخص نے جنگ نہروان میں حضرت علیؓ کے ہمراہ خوارج سے جنگ کرتے ہوئے شہادت پائی۔

(مسلمان حکمران صفحہ ۱۶۰)

یہ تمام تاریخی شہادتیں ایک ایسا جادو ہے جو سر چڑھ کر بولتا ہے اور انسان اس پاک چشمہ کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اس کے اصلی منبع یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچتا ہے جو اس تمام انقلاب کی قوت محرکہ تھے۔ آپؐ سے بڑھ کر کوئی معلم انسانیت پیدا نہیں ہوا۔ آپؐ کے سچے شاگرد آپؐ کے صحابہ اپنے خدا اپنے رسول اور اپنے دین کے حقیقی مبلغ اور ان کی سچائی کے چلتے پھرتے ثبوت تھے جن کا انکار کرنے والا اندھا تو کہلا سکتا ہے بینا نہیں۔ بالکل یہی نتیجہ فرانس کے مسٹر سیمیر نکالتے ہیں وہ لکھتے ہیں:۔

"جس نے محمد کی صداقت و سچائی کا انکار کیا حقیقتاً وہ جاہل اور آپ کی ذات گرامی اور سیرت پاک سے ناآشنا ہے۔ جب لوگ ضلالت کی تنگ و تاریک گھاٹیوں سے گزر رہے تھے، خالق و مخلوق کے تعلقات کو بالکل بھلا بیٹھے تھے تو محمدؐ نے انہیں ہدایت کے نور سے منور فرمایا"۔("نقوش" رسول نمبر جلد نمبر ۴ صفحہ ۴۹۲)

ہندوستان کی مسز اینی لیبنٹ (۱۸۴۷ء۔ ۱۹۳۷ء) نے اپنے لیکچر میں مکہ اور رسول کریم ﷺ کے حالات بیان کرتے ہوئے کہا:۔

"جو شخص ایسے ملک میں پیدا ہوا ہو جس کا میں نے تذکرہ کیا جس کے ناگفتہ بہ حالات کا نقشہ کھینچا ہے اور جس نے ان کو مہذب ترین اور متقی بنا دیا، یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ خدا کا رسول نہ ہو"۔

(عرض الانوار صفحہ ۲۱۲)

ہملش گب لکھتا ہے:۔

"حضرت محمد ﷺ کے صحابہ نے اپنے ارادے اور جذبات جس طرح آنحضرتؐ کی مرضی کے تابع کر دئے تھے۔ اس کی تمام تر وجہ آپ کی ذات کا اثر تھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو صحابہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کو کبھی اہمیت نہ دیتے۔ آپ کی دینی تعلیمات سے بڑھ کر آپ کی اخلاقی عظمت تھی جس نے اہل مدینہ کو انصار بنا دیا۔

(بحوالہ الفضل ۱۵؍جنوری ۱۹۸۸ء)

اس مضمون کا اختتام میں مشہور مستشرق ڈاکٹر لین پول کے پر شوکت اور صدق سے بھرے ہوئے کلمات سے کرتا ہوں۔ جس نے بانگ دُہل یہ اعلان کیا کہ: "اگر محمد سچے نبی نہیں تھے تو کوئی سچا نبی دنیا میں نہیں آیا"۔

(نقوش رسول نمبر جلد نمبر ۴ صفحہ ۴۴۹)

جماعت احمدیہ برکینا فاسو کے

۱۳ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

تین مقامی زبانوں میں الگ الگ جلسے

آئیوری کوسٹ، بینن، گھانا کے وفود کی شرکت۔ نیشنل ٹی وی، ریڈیو، اخبارات میں جلسہ کی کوریج۔ خوبصورت جاذب نظر نمائش کا اہتمام

(محمد اکرم محمود ۔مبلغ سلسلہ برکینافاسو)

اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دست مبارک سے ۱۸۹۱ء میں قادیان سے شروع ہونے والا جلسہ سالانہ اب نہ صرف قادیان بلکہ اکناف عالم میں اپنی برکات سے پیاسی روحوں کو سیراب کر رہا ہے۔ دنیا کے کونے کونے سے ہر رنگ و نسل کے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ان پرسوز دعاؤں سے جو آپ نے جلسہ اور جلسہ کے شاملین کے لئے کیں مستفیض ہو رہے ہیں۔

الحمد للہ جماعت احمدیہ برکینا فاسو بھی ان خوش نصیب ممالک میں شامل ہے جہاں جلسہ سالانہ اپنے ابتدائی مراحل طے کر کے ایک شجرۂ طیبہ کی شکل اختیار کر رہا ہے۔

مورخہ ۲۲ تا ۲۴ مارچ ۲۰۰۲ء کو جماعت احمدیہ برکینا فاسو کو اپنا تیرہواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کی یہ انتہائی کوشش ہے کہ جلسہ سالانہ کو وہی رنگ دیا جائے جو اس کا طرہ امتیاز ہے تاکہ ساری دنیا میں جلسہ کا ایک ہی رنگ ہو، ایک ہی ماحول ہو۔ چنانچہ جلسہ کے تمام انتظامات کو مرکزی جلسہ کی طرز پر منظم کرنے کی کوشش کی گئی۔

منظوری افسر جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے انعقاد کی تاریخیں مقرر ہونے کے بعد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ برکینا فاسو کی سفارش پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت محترم رشید تراورے صاحب کی بطور افسر جلسہ سالانہ منظوری عطا فرمائی جو کہ صدر انصار اللہ برکینا فاسو ہیں اور پیشے کے لحاظ سے ایک بینک میں بڑے افسر ہیں۔ آپ نے بعد منظوری اپنی ٹیم ترتیب دی اور محترم امیر صاحب اور مبلغین سلسلہ کی راہنمائی اور مدد کیساتھ جلسہ کی تیاریوں کا آغاز کر دیا۔ جس کے لئے متعدد میٹنگز کر کے پروگرام ترتیب دیا اور تمام شعبہ جات کو اچھی طرح منظم اور فعال کیا۔

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

☆……☆……☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

تقسیم شعبہ جات

جلسہ کے جملہ انتظامات کو حسب ذیل شعبوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ افسر جلسہ سالانہ رشید تراورے صاحب، نائب افسر وورا گو بخاری صاحب صدر جماعت واگادوگو اور مکرم ظفر احمد بٹ صاحب مبلغ سلسلہ واگاڈوگو، نائب افسر نمبر ۲ کابورے سلیمان صدر خدام الاحمدیہ برکینا فاسو۔ ناظم رجسٹریشن: وورا گو یعقوبا صاحب، ناظم خوراک وسٹور: یعقوبا تراورے صاحب، ناظم مہمانوازی و آب رسانی: کولی بالی محمد صاحب، ناظم رہائش: کانوتے مجیب صاحب، ناظم ٹرانسپورٹ: ساکو الحسن صاحب، ناظم تیاری جلسہ گاہ: سالیو تراورے صاحب، ناظم حفاظت و نظم و ضبط: کم ابو بکر صاحب، ناظم پریس و اشاعت: محمد اکرم محمود صاحب، ناظم لاؤڈ اسپیکر و روشنی: عیسیٰ کانازوے صاحب، ناظم طبی امداد: ڈاکٹر فضل محمود صاحب، ناظم صفائی: ابو بکر باندہ۔ تمام ناظمین شعبہ جات کو تفصیلاً ان کا کام سمجھا دیا گیا اور میٹنگز کے دوران ہر شعبہ کو زیر بحث لا کر گائیڈ لائینز دیں گئیں۔

جلسہ سالانہ بورکینا فاسو میں شامل ہونے والی سعید روحوں کا اجتماع

تیاری مقام جلسہ گاہ

امسال بھی جلسہ سالانہ کیلئے جماعتی زمین واقع سمگاندے کا انتخاب کیا گیا جو کہ واگاڈوگو شہر کے ہی ایک حصہ میں واقع ہے۔ جلسہ گاہ کی تیاری کے سلسلہ میں کئی وقار عمل کئے گئے جن میں دو اجتماعی وقار عمل ریجن واگا نے کئے جن میں کل ۱۸۰ افراد نے شمولیت کی۔

تربیتی پروگرام

جلسہ سے ایک ہفتہ قبل ہر ریجن سے پانچ پانچ خدام جلسہ گاہ پہنچ گئے جہاں پر جلسہ کی تیاری کے ساتھ ساتھ ان کے لئے پروگرام ہمارے مبلغ ابو بکر باندہ ترتیب دیتے رہے۔ جس میں سوال و جواب، تقاریر اور ورزشی پروگرام شامل تھے۔ ہر خادم نے اس میں دلچسپی سے حصہ لیا اور ہر روز نماز ظہر کے بعد مقررین خدام کو قیمتی نصائح سے نوازتے رہے اور خدا کے فضل سے ہر خادم نے جوش و ولولہ سے ان پروگراموں میں حصہ لیا۔ ان خدام کو ایک ہفتے قبل بلانے کا مقصد یہ تھا کہ جب یہ خدام اپنے ریجنز میں واپس لوٹیں تو اپنے مقامی جلسوں کو احسن رنگ میں منظم کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں۔

جلسہ پر طائرانہ نظر

امسال جلسہ گاہ کے داخلی دروازہ کو نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا دروازہ کے اوپر منارۃ المسیح اور گنبد بنایا جسپر سفید کپڑا چڑھایا گیا اور اسکے اندر روشنی کے لئے ٹیوب لائٹیں لگائیں گئیں جو کہ رات کے وقت دیدنی نظارہ پیش کرتا تھا اور کثرت سے لوگ مین روڈ سے گذرتے ہوئے بہت متاثر ہوتے تھے۔ مین دروازے کے ساتھ حفاظت کا دفتر تھا جہاں چاک و چوبند خدام کی ایک ٹیم اپنے یونیفارم میں ڈیوٹی دیتی رہی نیز تمام حفاظتی مقامات پر انکی ڈیوٹی تھی اور اپنے خوبصورت یونیفارم میں مصروف عمل خدام بہت ہی خوب لگ رہے تھے۔

مین دروازے کے بائیں طرف دفتر رجسٹریشن تھا جہاں سے ہر مہمان کو کارڈ ایشو ہوتا تھا جس میں اسکی جماعت اور ریجن کا اندراج ہوتا تھا رجسٹریشن دفتر کے آگے بازار بنایا گیا جس میں بارہ کے قریب دوکانیں تھیں جس میں پھل اور کھانے پینے کی چیزوں کے علاوہ پاکستانی لباس، ٹوپیاں، کلینڈر وغیرہ کے اسٹال تھے نیز ایک کیفے ٹیریا بنایا گیا تھا۔ مین گیٹ کے بائیں جانب کچھ فاصلہ پر لجنات کی مارکی تھی جس کو چاروں اطراف سے کور کر دیا گیا تھا تاکہ پردہ کا مناسب انتظام ہو سکے۔ اس میں ایک ہزار عورتوں کے لئے جلسہ گاہ بنائی گئی اور ساتھ ہی کچن کا بھی انتظام کیا گیا جس میں تمام جلسہ میں شامل ہونے والی عورتوں کا کھانا تیار ہوتا تھا۔ اسی طرح عورتوں کا بازار بھی الگ بنایا گیا تھا جس میں جماعت کے زیر انتظام چلنے والے سلائی سکول کے تیار شدہ لباس رکھے گئے۔ نیز کھانے پینے کا سامان تھا اسی طرح لجنہ کی ضرورت کے مطابق ٹائلٹس کا انتظام بھی اسی احاطہ میں کیا گیا۔ لجنہ جلسہ گاہ اور مردانہ جلسہ گاہ میں تقریبا ۱۴۰ میٹر کا فاصلہ تھا جہاں سے تمام پروگرام وڈیو کیمرہ کے ذریعہ سے لجنہ جلسہ گاہ میں براہ راست دکھائے گئے۔ لجنہ جلسہ گاہ میں سٹیج تیار کیا گیا جہاں سے اجلاسات کی صدارت ہوتی تھی۔ اس دفعہ لجنہ کی مہمان خصوصی مکرمہ اہلیہ صاحبہ حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نائب امیر جماعت گھانا تھیں جو گھانا لجنہ کی نیشنل جنرل سیکرٹری بھی ہیں۔

جلسہ کا بیشتر پروگرام تو مردانہ جلسہ گاہ سے ہی ریلے ہوتا رہا لیکن جلسہ کے دوسرے دن شام ۴:۳۰ بجے لجنہ کا اپنا جلسہ شروع ہوا جس کی تلاوت محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ بشارت نوید صاحب نے کی اور جماعت پی سی کی ناصرات نے نظم پیش کی جس کے بعد محترم حافظ جبرائیل سعید صاحب نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے کامیاب انتظامات پر لجنہ کو مبارکباد دی اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے بہت ہی مؤثر انداز میں نصائح فرمائیں۔ اس کے بعد جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گھانا نے خطاب فرمایا۔ اختتام پر صدر لجنہ اماء اللہ برکینا فاسو محترمہ ثمینہ بھنوں صاحبہ نے شکریہ ادا کیا۔ یہ اجلاس بہت ہی کامیاب رہا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر لجنہ کا الگ اجلاس ہوا۔ اسلئے لجنہ نے بہت ہی جوش و جذبہ سے اپنے اس علیحدہ جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ کے انتظامات کے لئے صدر لجنہ نے باقاعدہ ایک ٹیم بنائی تھی جس میں سب نے بہت ہی محنت سے کام کیا اور تمام انتظامات کو احسن رنگ میں نبھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک

مردانہ جلسہ گاہ

لوہے کے پائپوں اور سرکیوں کی مدد سے جلسہ گاہ کو مکمل طور پر سایادار بنایا گیا تھا اور چاروں اطراف پر مختلف بینرز آویزاں کئے گئے تھے جن پر فرنچ اور عربی زبانوں میں مختلف تحریریں لکھیں ہوئیں تھیں۔ اسٹیج پر بڑے بڑے بینرز اور عقب میں آسمانی رنگ کا خوبصورت پردہ آویزاں کیا گیا جس پر زمین کا نقشہ اور منارۃ المسیح نمایاں کر کے دیکھائے گئے اور وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا اور کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ جلسہ گاہ کے عقب میں ایک ہال بنایا گیا جسے جلسہ کے دوران وقفوں میں میٹنگز کیلئے استعمال کیا جاتا رہا۔ اور معزز مہمانوں کے کھانے اور آرام وغیرہ کا بھی وہاں اہتمام تھا۔

رہائش

جلسہ میں تشریف لانے والے مہمانوں کیلئے ہر ریجن کی علیحدہ علیحدہ رہائش گاہ تھی اور اس سلسلہ میں زیر تعمیر ہسپتال کے ۲۲ کمروں کو بھی استعمال کیا گیا۔ جبکہ ۲۰ کے قریب ٹینٹ کرایہ پر حاصل کئے گئے اور سادہ رہائش گاہیں بھی ریجن وار بنائی گئیں اور لجنہ کی رہائش کے لئے قریب ہی ایک سرکاری سکول حاصل کیا گیا، جس میں تمام انتظامات کئے گئے۔

پروگرام ودعوت نامے

جلسہ کا پروگرام ایک ماہ قبل ہی پرنٹ کر کے تمام ریجنز میں بھجوادیا گیا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ یہ پروگرام نور الاسلام (رسالہ خدام الاحمدیہ برکینا فاسو) کے جلسہ سالانہ نمبر میں شائع کروادیا گیا جس کو جلسہ سالانہ کی مناسبت سے خدام نے بڑی محنت سے تیار کیا۔ اس میں جلسہ کی اہمیت، تاریخ اور برکینا فاسو میں جلسہ کے آغاز پر مضامین لکھ کر جلسہ سے قبل شائع کیا گیا۔ جس سے کثرت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوت نامے مختلف سرکاری شخصیات، اماموں اور ہمسایہ ممالک کے امراء کو بھی بھجوائے گئے۔

اس کے علاوہ جلسہ کا پروگرام آئیوری کوسٹ کے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں بھی بہت خوبصورتی سے شائع کروایا گیا تھا۔ نیز جلسہ کے اشتہارات بھی مختلف مقامات پر چسپاں کئے گئے۔

آمد وفود

جلسہ کے انعقاد سے ایک دن قبل ملک کے دور دراز کے علاقوں اور ہمسایہ ممالک سے وفود کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ خداتعالیٰ کے فضل سے امسال تمام لوگ خود کرایہ ادا کر کے جلسہ میں شریک ہوئے۔ اس سلسلہ میں کئی روز قبل ہی مبلغین سلسلہ، حلقہ کے صدران اور ذیلی تنظیموں نے بسوں اور ٹرکوں کا انتظام کیا اور ملک کے طول وعرض سے یہ قافلے جلسے کیلئے پہنچے۔ ہر گاڑی کے آگے تیرھواں جلسہ سالانہ جماعت اسلامک احمدیہ برکینا فاسو کے بینرز آویزاں تھے۔ جیسے جیسے قافلے پہنچتے رہے رات گئے تک انکے لئے کھانے اور رہائش کا انتظام کیا جاتا رہا۔ یہ قافلے نعرہ تکبیر اور تسبیح وتحمید کے گیت گاتے جلسہ گاہ میں پہنچے۔

ہمسایہ ممالک میں سے آئیوری کوسٹ سے چھ رکنی وفد محترم امیر صاحب آئیوری کوسٹ عبدالرشید انور صاحب کی قیادت میں پہنچا جس میں لوکل مشنری قاسم طورے صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ ائیوری کوسٹ اور سیکریٹری اشاعت شامل تھے۔ گھانا سے مکرم حافظ جبرائیل سعید صاحب نائب امیر جماعت گھانا اور انکی اہلیہ محترمہ جو کہ نیشنل جنرل سیکریٹری لجنہ اماء اللہ غانا ہیں تشریف لائے۔ اور بینن سے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بینن حافظ احسان سکندر صاحب تین مرکزی مبلغین محترم رشید احمد طیب مبلغ ساؤتومے، محترم اصغر علی شاہین صاحب اور محترم خالد محمود شاہد صاحب، مکرم ڈاکٹر وحید احمد صاحب اور دو ممبران مجلس عاملہ کے ہمراہ جلسہ کے افتتاح سے کچھ دیر پہلے تقریباً ۷۰۰ کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچے۔

مؤرخہ ۲۲ مارچ کو تمام ریجنز کے وفود نے نماز جمعہ جلسہ گاہ میں ادا کی۔ خطبہ جمعہ محترم امیر صاحب جماعت آئیوری کوسٹ نے دیا جس میں جلسہ سالانہ کی برکات واہمیت پر روشنی ڈالی۔

افتتاح

حسب پروگرام جلسہ کا آغاز ساڑھے چار بجے لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب سے ہوا۔ جب امیر صاحب برکینا فاسو مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب، بینن، غانا اور آئیوری کوسٹ کے امراء کے ساتھ جلسہ گاہ میں پہنچے تو خدام نے کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ترانہ بلند آواز سے پڑھا اور ساتھ ساتھ نعرہ ہائے تکبیر اور تسبیح وتحمید کے ترانے گاتے رہے۔ لوائے احمدیت کی تقریب کے بعد جلسہ کے افتتاحی اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب برکینا فاسو نے افتتاحی خطاب فرمایا جسمیں جلسہ کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی اور آنے والے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جلسہ کے ان بابرکت ایام سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی جس کے بعد نائب امیر صاحب گھانا نے اخلاقیات کے بارہ میں انگریزی میں تقریر کی جسکا فرنچ اور مقامی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ پہلے اجلاس کے اختتام پر نماز مغرب وعشاء جمع کی گئیں۔ کھانے کے بعد وڈیو پروگرام دکھایا گیا جسمیں مختلف ممالک میں ہونے والے جلسوں کی جھلکیاں اور گذشتہ سال برکینا میں ہونے والے ریجنل جلسوں اور اجتماعات اور نیز بارھویں جلسہ سالانہ کی جھلکیوں سے یادیں تازہ کی گئیں جنہیں ناظرین نے بہت پسند کیا۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا جو حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نے پڑھائی نماز فجر کے بعد ابو بکر سانغو لوکل مشنری نے اطاعتِ نظام جماعت کے موضوع پر درس دیا۔ جلسہ کے دوران احباب جماعت کو ۲۳ مارچ کے حوالے سے اس دن کی اہمیت کے بارہ میں بتایا گیا۔

دوسرا دن پہلا اجلاس

پہلے سیشن کا آغاز ٹھیک ۹ بجے تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ محترم ظفر اقبال ساہی صاحب نے کی جبکہ حضرت مسیح موعودؑ کا عربی کلام لوکل معلم عبدالرزاق صاحب نے ترنم سے پڑھا۔ اس کے بعد پہلی تقریر محترم عبدالرشید صاحب انور امیر جماعت آئیوری کوسٹ نے 'اسلام امن کا مذہب ہے' پر کی جس میں آپ نے اسلام کے نام پر ہونے والے جہاد ودیگر غیر اسلامی سرگرمیوں کو بیان کیا اور اسلام کی حقیقی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد محترم قاسم طورے صاحب نے بہت خوبصورت آواز میں نظم پیش کی۔ دوسری تقریر محترم حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت بینن نے اسلامی نقطۂ نظر سے خاندانی تعلیم وتربیت کے موضوع پر کی۔

جلسہ سالانہ بورکینا فاسو کی انتظامیہ مختلف ممالک سے آئے ہوئے امراء کے ساتھ

دوسرا اجلاس

ساڑھے چار بجے دوسرے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو محترم کونفے نوفونے کی اور نظم محترم رشید احمد طیب صاحب مبلغ ساؤتومے نے پڑھی اور جولا زبان میں نظم قاسم طورے صاحب نے پیش کی اس کے بعد مکرم عبدالرشید انور صاحب نے اللہ کی راہ میں مالی قربانی کے موضوع پر خطاب فرمایا جسکے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔

تین زبانوں میں اجلاس شبینہ

جلسہ سالانہ برکینا فاسو کے موقعہ پر ہر تقریر کا تین زبانوں میں ترجمہ ہوتا ہے جس سے کافی سارا وقت صرف ہو جاتا ہے اس صورتحال کے پیش نظر امسال یہ تجویز رکھی گئی کہ دوسرے روز رات ۸:۳۰ سے ۱۰:۳۰ بجے تک تین اجلاس مختلف جگہوں پر تین بڑی زبانوں میں کئے جائیں تاکہ تراجم میں جو وقت صرف ہوتا ہے وہ بچ جائے۔ چنانچہ اس پروگرام کے لئے مقررین کو پہلے سے موضوع دئے گئے اور اس کا الگ پروگرام بھی بنایا گیا۔ الحمد للہ یہ اجلاس شبینہ ہر لحاظ سے بہت ہی کامیاب رہا۔

مردانہ جلسہ گاہ میں مورے زبان میں جلسہ ہوا، زنانہ جلسہ گاہ میں جولا زبان میں جلسہ ہوا جبکہ ڈوری کایا ریجن کی رہائش گاہ میں فلفلدہ زبان کا جلسہ ہوا۔

جلسہ مورے:

مورے جو ملک کی کثرت سے بولی جانے والی زبان ہے اسکے حاضرین کی تعداد بھی زیادہ تھی اسکا جلسہ مردانہ جلسہ گاہ میں کیا گیا جلسہ کی صدارت مکرم وودراگو بخاری صاحب صدر جماعت واگادوگو نے کی اور اس میں دابو مجید صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول کے موضوع پر تقریر کی اور محترم عبدالرزاق صاحب نے جماعت احمدیہ کی ضرورت پر تقریر کی۔ انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر ابو بکر باندہ لوکل مشنری واگادوگو نے تقریر کی۔ اس کے بعد قبول احمدیت کے واقعات سنائے گئے۔ یہ اجلاس بہت ہی دلچسپ رہا۔

جلسہ جولا:

جولا زبان میں جلسہ زنانہ جلسہ گاہ میں ہوا جس کی صدرات محترم تراورے حسینی صاحب نیشنل سیکریٹری امور عامہ نے کی جس میں مکرم قاسم طورے صاحب لوکل مشنری آئیوری کوسٹ نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام، مکرم سانغو عبدالحی صاحب لوکل مشنری ددگو نے سیرۃ النبی ﷺ دعوت الی اللہ کے حوالہ سے اور مکرم ابو بکر سانغو لوکل مشنری ڈوری نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد قبول احمدیت کے واقعات مختلف لوگوں نے سنائے جو کہ انتہائی دلچسپ اور ایمان افروز تھے۔

جلسہ فلفلدہ:

فلفلدہ زبان میں جلسہ کی صدرات جیالو عبدالرحمان صاحب نے کی۔ یہ جلسہ ڈوری اور کایا ریجن کی رہائش گاہ میں ہوا ان لوکل زبانوں کے جلسوں کی کامیابی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ لوگوں نے اصرار کیا کہ یہ جلسے ساری رات جاری رہیں لیکن منتظمین نے اگلے دن کے پروگراموں کی مناسبت سے رات بارہ بجے کے بعد پروگراموں کا اختتام کروا دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تجربہ بہت ہی کامیاب رہا کہ تین الگ جلسوں میں چار چار گھنٹوں کا یہ سیشن ہوا جس میں سامعین کو انکی اپنی زبان میں بہت ہی موثر پیغام پہنچا۔

تیسرا دن

تیسرے روز کا آغاز نماز تہجد ونماز فجر سے ہوا جو کہ محترم حافظ احسان سکندر صاحب نے پڑھائی

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

اور آپ ہی نے نماز باجماعت اور دعا کی اہمیت پر درس دیا۔

اختتامی اجلاس

اختتامی سیشن میں تلاوت قرآن مجید مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے کی اور نظم خاکسار محمد اکرم محمود نے پڑھی اس کے بعد مکرم عبد الرشید صاحب انور نے سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ اور احمدیت کی ضرورت پر بہت ہی جامع خطاب فرمایا اسکے بعد جماعت پی سی اور بوبو جلاسو کی ناصرات نے بہت ہی خوبصورت رنگ میں فرنچ، عربی اور جولا زبان میں ترانے پیش کئے۔

اس کے بعد سوال وجواب کا سیشن ہوا جس میں سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اجلاس کے اختتام پر آنے والے معزز مہمانوں محترم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب، محترم حافظ احسان سکندر صاحب اور عبد الرشید انور صاحب نے اپنے جذبات واحساسات کا اظہار کیا اور جماعت برکینا فاسو کو بہت مبارکباد دی۔ اختتامی خطاب میں امیر جماعت برکینا فاسو محترم محمود ناصر ثاقب نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور تمام حاضرین کو بوقت رخصت نیکی اور تقویٰ کی نصائح کیں۔ اختتامی لمحات بہت ہی دلکش اور روح پرور تھے بہت بڑے وسیع پنڈال میں جگہ ختم تھی لوگ دھوپ میں کھڑے ہمہ تن گوش تھے روح کو گرمانے اور نئے ولولوں کے ساتھ نئے عزم اور امنگوں کو لئے ہوئے پر سوز دعا ہوئی جس کے بعد نعرہ ہائے تکبیر سے پنڈال گونج اٹھا۔ دعا کے بعد امراء کرام لجنہ مارکی میں تشریف لے گئے جہاں ناصرات کی طرف سے ترانے پیش کئے گئے اور محترم عبد الرشید انور صاحب نے مختصر خطاب کے ساتھ شکریہ ادا کیا۔

تأثرات

جلسہ پر آئے ہوئے اکثر احباب نے نہایت خوبصورت تاثرات کا اظہار فرمایا۔

ایک امام جو پہلی دفعہ اس جلسہ میں شامل ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سے قبل انہوں نے کبھی ایسا روحانی اجتماع نہیں دیکھا اور اگلے سال جلسہ تک اس جلسہ کی لذت اور یادیں تازہ رہیں گی۔ اور آئندہ وہ اپنے علاقہ سے کثیر تعداد میں لوگوں کو اپنے ساتھ لائیں گے۔

ہمسایہ ملک سے آئے ہوئے ایک دوست نے کہا کہ جلسہ برکینا فاسو کو دیکھ کر ان کی روح خوش ہو گئی بہت ہی پیارا روحانی ماحول ہے۔ خاص طور پر پنجوقتہ نمازوں کے اوقات میں نظم وضبط، نماز تہجد میں تمام حاضرین جلسہ کی وقت پر شمولیت اور کھانے کے نظم وضبط نے ان کو بے حد متاثر کیا ہے۔

ایک سابق ممبر اسمبلی کہنے لگے کہ اس جلسہ کو دیکھ کر یہ یقین پختہ ہو گیا ہے کہ غلبۂ اسلام کی جو پیشگوئی ہے اس کے پورا ہونے کا وقت اب زیادہ دور نہیں ہے۔

ایک معروف عیسائی ڈاکٹر بھی جلسہ کو دیکھنے آئے کہنے لگے ایسے لگتا ہے جیسے آپ نے ان سب لوگوں کی کسی خاص کیمپ میں تربیت کی ہے کہ اتنی تعداد میں لوگ اور اتنے پر سکون ماحول میں سب کام جاری ہیں۔

ایک دوست جو جلسہ سالانہ پاکستان میں شامل ہوتے رہے ہیں جلسہ گاہ اور دیگر انتظامات کو دیکھ کر کہنے لگے کہ جلسہ پاکستان کی یاد تازہ کردی گئی ہے۔ مہمانوں کے استقبال کے لئے خوبصورت داخلی دروازہ، ناظمین کے دفاتر، لنگر اور بازار ربوہ کے جلسہ کی یاد دلاتے ہیں۔

نمائش

ہسپتال کے زیر تعمیر ہال میں نمائش لگانے کا انتظام خاکسار محمد اکرم محمود کے سپرد تھا۔ مین گیٹ کے سامنے ایک بڑی خوبصورت نمائش کا اہتمام کیا گیا جسمیں جماعتی لٹریچر، تصاویر اور ریجنز میں ہونے والی مساعی کی تصاویری نمائش کی گئی اس نمائش کو چار ہزار سے زائد افراد نے دیکھا اور کثرت سے جماعتی کتب خریدیں۔ ساتھ ہی ساتھ آنے والوں کو جماعت کا تعارف کروایا جاتا رہا۔

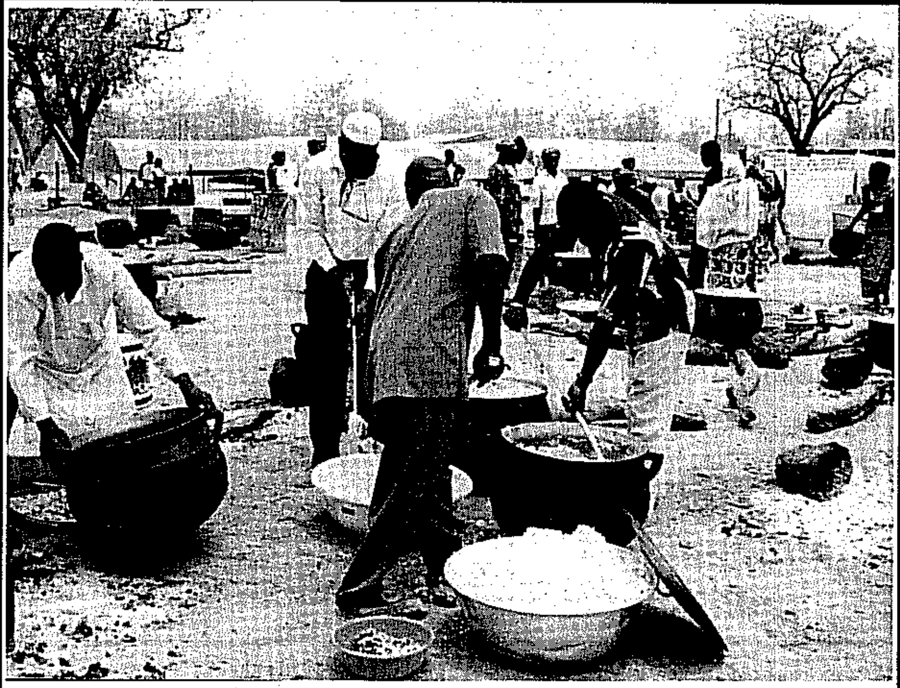

جلسہ سالانہ بورکینا فاسو ۲۰۰۲ء کے موقع پر لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک منظر

ہومیو پیتھی

ایام جلسہ میں ہومیو پیتھی کا بھی اسٹال لگایا گیا جہاں سے کثرت سے لوگوں نے دوائیں حاصل کیں۔

عشائیہ

جلسہ کے اگلے روز معزز مہمانوں کے اعزاز میں جماعت احمدیہ برکینا فاسو کی طرف سے ایک خوبصورت عشائیہ کا انتظام کیا گیا جس میں بیرونی وفود، نیشنل مجلس عاملہ، مبلغین اور تمام نگران شعبہ جات وغیرہ شامل تھے۔ تلاوت کے بعد افسر جلسہ سالانہ رشید تراورے صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کیا اور کہا کہ 1998 میں دو سو حاضری تھی۔ پھر ہم نے جلسہ مشن سے باہر کیا تو بہت ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جب ہمارا جلسہ ایک ہزار کا تھا بہت ہی مشکلات تھیں بہت تھکاوٹ تھی لیکن آج بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کے وقت کے ساتھ ساتھ اور کام کی سمجھ آنے کے بعد اب کوئی مشکل پیش نہیں آئی اب اگر ہمیں ایک لاکھ کی حاضری کا جلسہ کرنا پڑے تو وہ بھی ہمارے لئے اللہ کے فضل وکرم سے مشکل نہیں ہوگا۔ پھر انہوں نے اپنے ساتھ کام کرنے والے نائبین اور تمام ناظمین شعبہ جات کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے بہت اچھا تعاون کیا۔ کسی وقت بھی کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہوئی یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل تھا ورنہ عموماً اتنی بڑی تعداد ہو تو مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد محترم حافظ احسان سکندر صاحب اور پھر عبد الرشید انور صاحب اور حافظ احمد جبرائیل صاحب نے بھی اظہار خیال کیا۔ اختتام پر امیر صاحب برکینا فاسو نے جماعت احمدیہ برکینا فاسو کی طرف سے امراء ممالک کی خدمت میں خدام الاحمدیہ بورکینا کے ماہانہ رسالہ "نور الاسلام" کی کچھ کاپیوں کا تحفہ پیش کیا۔ اور اس دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ اگلے سال ہمارا قدم اس سے بہت آگے بڑھائے (آمین) اس عشائیہ میں امیر صاحب کے گھر کی دوسری طرف لجنہ اماء اللہ کا انتظام تھا جس میں مہمان خصوصی گھانا کی نیشنل جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ تھیں۔ صدر لجنہ برکینا فاسو انکی عاملہ اور جلسہ کی تمام کارکنات شریک ہوئیں۔ یہ تقریب بہت ہی پروقار اور خوب سجائی گئی تھی۔ مکرم ظفر احمد بٹ صاحب مبلغ سلسلہ واگادوگو اور مکرم اکبر احمد طاہر صاحب نے اس کا انتظام کیا تھا۔ بینن سے آنے والے ایک مبلغ خالد محمود صاحب نے برملا تبصرہ کیا کہ اس دعوت میں آکر تو ربوہ میں مجلس شوریٰ کا عشائیہ یاد آ گیا ہے سب نے حسن انتظام کو بہت سراہا۔

پریس کوریج

21 مارچ صبح 9.30 مشن ہاؤس میں پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں متعدد اخبارات کے نمائندگان تشریف لائے۔ پریس کانفرنس میں امیر جماعت برکینا فاسو اور افسر جلسہ سالانہ رشید تراورے صاحب اور امیر صاحب آئیوری کوسٹ اور نائب امیر گھانا شامل ہوئے۔ اسی دن متعدد F.M ریڈیوز نے انٹرویوز اور خبریں دیں جبکہ اخبارات میں بھی بہت اچھی کوریج دی گئی۔ آٹھ اخبارات نے بڑی تفصیل سے جلسہ کی خبر شائع کی جبکہ نیشنل TV پر سات دفعہ بڑی تفصیلی خبر اور انٹرویوز نشر کئے گئے۔ یوں سارے ملک میں جماعت کا پیغام پہنچا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

حاضری جلسہ

امسال جلسہ سالانہ میں 239 جماعتوں سے چار ہزار پچیس افراد نے شمولیت کی۔ اس حاضری میں سات سال سے کم عمر بچوں کی رجسٹریشن نہیں کی گئی۔ گذشتہ سال جلسہ کی حاضری دو ہزار چالیس تھی اور 147 جماعتوں نے شمولیت کی تھی۔ امسال جلسہ پر آنے والے تمام شاملین نے اپنا کرایہ خود ادا کیا اور جلسہ سے پہلے تمام مبلغین نے تمام شاملین کو اپنے اپنے ریجن میں نظم وضبط اور ایثار اور جلسہ کی غرض وغایت سے خوب آگاہ کیا تھا جسکا ماحول پر بہت ہی گہرا روحانی اثر تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت ہی دلکش بھائی چارے اور ایثار و قربانی کی فضا تھی۔

میٹنگز

مرکزی ھدایت کے مطابق مرکزی نمائندہ حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نے برکینا فاسو کی نیشنل مجلس عاملہ، مبلغین سلسلہ، خدام وانصار کے علاقائی قائدین اور آئیوری کوسٹ اور بینن کے وفود کے ساتھ 23 مارچ کو اڑھائی بجے ایک تفصیلی میٹنگ کی جس میں آپ نے دعوت الی اللہ اور دیگر امور پر سیر حاصل بحث فرمائی اور کارکنان کو نظام جماعت کے سمجھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا جس میں نائب امیر صاحب برکینا فاسو عثمان احمد و نے حافظ صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ گزشتہ سال انکے ساتھ میٹنگز کے بعد جماعتی کام میں انکو بہت راہنمائی ملی اور وہ سمجھتے ہیں کہ اگر جماعتی کارکنان کی راہنمائی کا یہ سلسلہ جاری رہے تو بہت ہی مفید ہوگا اسی طرح دیگر کارکنان نے اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا۔

جلسہ کے اختتام پر نماز مغرب کے بعد مکرم حافظ جبرائیل سعید صاحب نے خدام الاحمدیہ کے ساتھ جلسہ گاہ میں میٹنگ کی جس میں امیر صاحب آئیوری کوسٹ، صدر خدام آئیوری کوسٹ اور دیگر نمائندگان اور بینن کے امیر صاحب اور انکے وفد نے شمولیت کی جس میں محترم حافظ صاحب نے خدام کے جذبہ سے کام کرنے اور نیک راہ پر ہمیشہ آگے بڑھنے کی تلقین کی۔ تقریباً دو گھنٹے تک آپ خدام کے ساتھ رہے۔ اختتام پر صدر خدام الاحمدیہ نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ گذشتہ سال بھی اسی طرح کی میٹنگ ہوئی جسکا بہت ہی زیادہ فائدہ ہوا اب ہم نے پھر موقع تلاش کیا ہے کہ ہم آپ سے فائدہ اٹھائیں۔

جلسہ سالانہ برکینا فاسو بہت ہی نیک یادوں اور دعاؤں کے ساتھ ختم ہوا اللہ تعالیٰ اس کے نیک اور شیریں ثمرات عطا فرمائے اور ہم سب کو احسن رنگ میں مقبول خدمت دین کی توفیق نصیب ہو۔ امین۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت اور رسائل بھجوانے کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

اخبار "الفضل انٹرنیشنل" اس وقت ویب سائٹ پر مہیا ہے۔ "الفضل ڈائجسٹ" (سالِ اوّل) کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:

http://www.alislam.org/alfazal/d/

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کی یاد میں مکرم ناصر احمد ظفر صاحب بلوچ کا ایک طویل مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ کی اشاعتوں ۸ و ۳۰ر اگست ۲۰۰۱ء، ۱۳، ۱۹ و ۲۶ر ستمبر ۲۰۰۱ء اور یکم اکتوبر ۲۰۰۱ء میں قسط وار شائع ہوا ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۴۷ء میں جب بچوں اور عورتوں کا ۲۵، ۲۶ ٹرکوں پر مشتمل ایک قافلہ قادیان سے روانہ ہوا تو راستہ میں ایک جگہ روک لیا گیا اور ایک خوبصورت اور حسین نوجوان تمام ٹرکوں کی چیکنگ کرنے لگا۔ یہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ تھے جو اس وقت جب موت منہ کھولے کھڑی تھی، جرأت، اطمینان اور تسلی سے جیپ پر سوار ہو کر قافلوں کی نگرانی فرما رہے تھے۔

ربوہ کے قیام کے بعد حضورؒ نے احمد نگر کو ربوہ کا دروازہ قرار دیتے ہوئے وہاں کے لوگوں کی ترقی کے لئے بہت کام کیا۔ ۱۹۶۰ء میں آپؒ نے مجھے طلب فرمایا اور احمد نگر میں بعض کاموں کی نگرانی میرے سپرد فرمائی۔ یہ سلسلہ ۱۹۸۲ء تک جاری رہا۔ علاقہ کے معززین آپؒ کے بے حد مداح تھے اور آپؒ سے رہنمائی حاصل کرتے رہتے تھے۔

حضورؒ انتہائی غریب پرور تھے۔ ۱۹۵۳ء میں جب آپؒ قید ہوئے تو جو مشقتی آپؒ کو ملا آپؒ نے عمر بھر اس سے رابطہ رکھا بلکہ اُس کی وفات کے بعد اُس کی اولاد پر بھی دست شفقت رکھا۔ اپنی زمینوں کے ملازمین کی بھی ہمیشہ سرپرستی فرمائی۔

مضمون نگار نے لالیاں کے معزز خاندان کے جناب مہر سکندر حیات صاحب (جو حضورؒ کے شاگرد بھی رہے ہیں) سے رابطہ کر کے حضورؒ کے بارہ میں انٹرویو کرنے کی خواہش ظاہر کی تو انہوں نے کہا کہ مَیں خود کو اس قابل تو نہیں سمجھتا لیکن اس سلسلہ میں یہ شرط ہے کہ میرے استاد محترم کی خصوصی شفقت کا مجھ پر حق ہے کہ مَیں خود ربوہ آؤں نہ کہ آپ انٹرویو کے لئے لالیاں آئیں۔

چنانچہ مہر صاحب خود ربوہ تشریف لائے اور بتایا کہ حضرت میاں صاحبؒ کی خداداد صلاحیت سے تعلیم الاسلام کالج نے بہت ترقی کی۔ آپؒ ہر طالبعلم کی تعلیمی، اخلاقی اور روحانی ترقی کی طرف نگاہ رکھتے تھے۔ کالج میں دینیات کا مضمون لازمی تھا اور ہر طالب علم سے توقع تھی کہ وہ اپنے اپنے عقائد کے مطابق نماز ادا کرے گا۔ کبھی کسی قسم کی مذہبی یا گروہی بدمزگی پیدا نہیں ہوئی حتیٰ کہ یونین کے انتخابات کے دوران بھی کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آتا تھا۔ آپؒ انتہائی بارعب ہونے کے ساتھ ساتھ ہردلعزیز بھی تھے۔ بے شمار واقعات ہیں جنہیں بھلایا نہیں جاسکتا۔ ایک بار چنیوٹ اور کالج کے کھلاڑیوں کے درمیان میچ میں دونوں ٹیموں میں تلخی پیدا ہوگئی۔ آپؒ نے اپنے کھلاڑیوں کو بلند آواز سے فرمایا کہ لڑنا نہیں۔ چنانچہ لڑائی فوراً ختم ہوگئی۔ پھر آپؒ چنیوٹ کے طلبہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان کی دلجوئی فرمائی تاہم چنیوٹ کے دو تین طلبہ نے کہا کہ ہم پرچہ دیں گے۔ آپؒ نے فرمایا کہ قانونی کارروائی کا آپؒ کو پورا حق ہے لیکن ٹی آئی کالج آپ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریگا کیونکہ آپ ہمارے معزز مہمان ہیں۔ چنانچہ میاں صاحب کے ایسے ہی الفاظ سے کھلاڑیوں کا غصہ کافور ہوگیا۔

۱۹۶۲ء کے انتخابات میں جب علاقہ کی ایک قابل ذکر سماجی شخصیات نے حضورؒ سے رہنمائی کی درخواست کی تو آپؒ نے ایک ناممکن کام کو ممکن کر دکھایا۔ علاقہ کے متحارب گروپوں کے سرکردہ افراد ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوئے اور ایک آزاد گروپ تشکیل پایا۔ اُس کے بعد سے اب تک اس آزاد گروپ نے مختلف صورتوں میں علاقہ کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے اور حضورؒ نے بھی ان افراد کے ساتھ شفقت کا تعلق قائم رکھا۔ ان میں سے ایک بھروانہ صاحب تھے جو ۱۹۷۰ء میں رکن اسمبلی بنے تھے۔ جب اُس وقت کی حکومت نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کی تو حضورؒ کے ارشاد پر مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم اور خاکسار نے بھروانہ صاحب سے ملاقات کی اور حالات بیان کئے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اسلام کے دفاع میں لکھی جانے والی کتاب کو ضبط کیا گیا ہے اور پھر چند سفید کاغذوں پر اپنے دستخط کر کے ہمیں مرحمت فرمائے کہ ان پر جو چاہیں لکھ کر پریس میں دیدیں یا احتجاجی بیان لکھیں، مَیں ہر جگہ اس کی تائید کروں گا بلکہ گورنر سے بھی ملاقات کر کے اس طرف توجہ دلاؤں گا۔ پھر انہوں نے گورنر ملک امیر محمد خانصاحب سے ملاقات کر کے احتجاج کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آئندہ انتخابات میں بھروانہ صاحب کو ٹکٹ سے ہی محروم کردیا گیا۔ حضورؒ کو اس بات کا احساس تھا کہ بھروانہ صاحب کو ہماری حمایت کی سزا دی گئی ہے چنانچہ حضورؒ نے اُن کے لئے دعا بھی کی اور یہ معجزہ ہے کہ اس کے بعد بھروانہ صاحب نے جب کبھی، جس حلقہ سے بھی اور جس شخصیت کے خلاف بھی انتخابات میں حصہ لیا، ہمیشہ کامیاب ہوئے اور کبھی شکست نہ کھائی۔

ایوب خان کے دور میں جب انتخابات ہوئے تو مغربی پاکستان کے گورنر امیر محمد خان نے ربوہ کے حلقہ میں مسلم لیگ کی طرف سے ایک ایسے شخص کو ٹکٹ دیدیا جسے علاقہ کے غریب لوگ پسند نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ حلقہ کی ایک بااثر شخصیت نے، جو صوبائی وزیر بھی رہ چکے تھے، حضورؒ کو فون کر کے کہا کہ آپ کوشش کریں کہ ٹکٹ اُس شخص کی بجائے کسی اَور کو مل جائے۔ حضورؒ نے فرمایا: اللہ فضل فرمائے گا۔ رات کو حضورؒ نے دعا کی کہ اے اللہ! ہم تو تیری جماعت ہیں۔ ہمیں تو کوئی خطرہ نہیں لیکن تیرے غریب شہریوں پر زیادتی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے حضورؒ کی دعا قبول فرمائی اور آپؒ کو بتا بھی دیا کہ یہ شخص کامیاب نہیں ہوگا۔ صبح آپؒ نے فرمایا کہ اِس بات کا اعلان عام کردیں کہ اس شخص کے مقابلہ پر جو بھی کھڑا ہوگا وہ جیتے گا، یہ نہیں جیتے گا۔ چنانچہ اگلی صبح وہ شخص جس نے حضورؒ سے اس بارہ میں کچھ کرنے کیلئے عرض کیا تھا، اُس کا فون آیا کہ کیا اس امیدوار کی ٹکٹ کی منسوخی کی اوپر بات ہوگئی ہے؟ حضورؒ نے فرمایا: ہوگئی ہے۔ اُس نے پوچھا کہ کس سطح پر (یعنی گورنر یا صدر یا کسی اَور بڑی شخصیت سے بات ہوئی ہے)؟ حضورؒ نے فرمایا: فکر نہ کریں، بہت ہی اونچی سطح پر بات ہوچکی ہے۔

اتفاق یہ ہوا کہ جس کو ٹکٹ ملا تھا، وہ شخص مجھے ملا اور بڑے فخر سے کہنے لگا کہ اب تو مجھے حکومت نے بھی ٹکٹ دیدیا ہے، آپ کے پرنسپل صاحب کے اصول کا پتہ اب چلے گا۔ چونکہ مجھے حضورؒ کی اصول پسندی کا علم تھا اس لئے مَیں نے کئی لوگوں کے سامنے اُنہیں کہہ دیا کہ اگر آپ اب بھی ووٹ لے جائیں تو یہ بات ٹھیک ہوگی کہ صاحبزادہ صاحب کا کوئی اصول نہیں ہے لیکن اگر ٹکٹ ہونے کے باوجود بھی آپ کو ووٹ نہ ملیں تو پھر تسلیم کرلیں کہ صاحبزادہ صاحب انتہائی بااصول ہیں۔

اسی دوران گورنر نے کسی ذریعہ سے حضورؒ کو پیغام بھجوایا کہ جس شخص کو ہم نے مسلم لیگ کا ٹکٹ دیا تھا، اب وہ ہمارا امیدوار نہیں رہا بلکہ ہم اُس کی بجائے ایک دوسرے شخص کی حمایت کر رہے ہیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کی بات پوری ہوئی اور مسلم لیگ کا ٹکٹ رکھنے کے باوجود یہ امیدوار شکست کھاگئے۔

۱۹۶۵ء میں جب بنیادی جمہوریت کے چیئرمینوں کے انتخاب کا اعلان ہوا تو ایک غیر از جماعت دوست چیئرمین شپ کے امیدوار تھے۔ انہوں نے ایک احمدی ممبر کا ووٹ حاصل کرنے کے لئے حضورؒ سے درخواست کی۔ حضورؒ نے اُن کی درخواست منظور فرمالی۔ انہوں نے مزید عرض کیا کہ "میری مخالف پارٹی بڑی بااثر اور آپؒ کے ساتھ دیرینہ تعلق رکھتی ہے، ایسا نہ ہو کہ وہ آپؒ سے رابطہ کریں تو حضورؒ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی فرمالیں"۔ حضورؒ نے فرمایا: "اگر ربوہ کی اٹھارہ انیس سالہ تاریخ میں ہماری بدعہدی کی ایک مثال بھی آپ پیش کردیں تو آپ کا خدشہ بجا ہوگا۔"

حضورؒ نے اسی وقت مزید فرمایا کہ "آپ چیئرمین بننے کے بعد فلاں فلاں لوگوں سے مل جائیں گے جن کو آپ اس وقت چھوڑ رہے ہیں"۔ یہ ایسی پیشگوئی تھی جو بعد میں لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

بہرحال دوسری پارٹی نے بھی مجھ سے رابطہ کیا اور سیاسی چال چلتے ہوئے عرض کیا کہ وہ احمدی ممبر کو چیئرمین بنانا چاہتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ حضورؒ نے فلاں صاحب کو احمدی ممبر کا ووٹ دینے کا وعدہ فرمالیا ہے اس لئے اب تو مشکل ہے۔ دنیادار افراد نے کہا کہ ہم کو حضورؒ سے ملوادیں۔ مَیں نے کہا کہ مَیں حضورؒ کو جانتا ہوں اور میرا مشورہ ہے کہ آپ نہ جائیں لیکن مَیں بہرحال آپ کے ہمراہ نہیں جاسکتا۔ چنانچہ اُن کے اصرار پر اُن کی ملاقات کروادی گئی۔ حضورؒ سے بھی انہوں نے احمدی ممبر کو چیئرمین بنانے کی تجویز عرض کی۔ حضورؒ نے فرمایا کہ احمدی ممبر کے ووٹ کا وعدہ تو ہوچکا ہے اور وہ یہ ووٹ اپنے آپ کو بھی نہیں دے گا۔ چنانچہ لاجواب ہوکر یہ لوگ واپس آئے تو کہنے لگے: "حضرت صاحب تے بڑے پکّے نیں"۔

حضورؒ کا طرز عمل قرآنی حکم قول سدید کے بالکل مطابق تھا۔ ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں حضورؒ نے ایک صاحب کو پیغام بھیجا کہ وہ صوبائی اسمبلی کے لئے آزاد امیدوار کے طور پر کھڑے ہوجائیں۔ حضورؒ اُن کو شرافت اور نیک شہرت کی وجہ سے پسند فرماتے تھے۔ جب اُن صاحب کے مدمقابل احباب ووٹ مانگنے آئے تو اُن کے بات کرنے سے قبل ہی حضورؒ نے فرمایا کہ اگر تو آپ صوبائی نشست کے لئے ووٹ مانگنے آئے ہیں تو مَیں فلاں صاحب سے وعدہ کرچکا ہوں۔ ہاں اگر آپ قومی اسمبلی کے لئے کھڑا ہونا چاہیں تو کل شام تک مجھے بتادیں، مَیں آپ کی امداد کے لئے تیار ہوں۔

حضورؒ کے اس دوٹوک فیصلہ سے آنے والوں کو بہت دھچکا لگا۔ ایک صاحب نے جو حضورؒ کے مرتبہ سے ناواقف تھے، حضورؒ سے اپنے فیصلہ پر نظرثانی کی درخواست کی۔ لیکن ایک اَور دوست جو حضورؒ کے اصولوں سے واقف تھے کہنے لگے: ہماری تو یہ مجال نہیں کہ یہ عرض کریں۔ اس پر ایک صاحب نے عرض کیا کہ اچھا پھر ہمارے لئے دعا ہی فرمادیں۔ حضورؒ نے فرمایا: یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ہماری امداد اور دعا میں اختلاف ہو۔

۱۹۷۰ء کے انتخابات میں ایک امیدوار کی درخواست پر حضورؒ نے اُن سے حمایت کا وعدہ فرمالیا۔ بعد میں ایک سیاسی جماعت کی طرف سے حضورؒ سے تعاون کی درخواست کی گئی تو حضورؒ نے فرمایا کہ ہمارا کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں لیکن ہم اچھی شہرت کے حامل امیدواروں کی حمایت کریں گے۔ اس پر سیاسی جماعت کے سربراہ نے

پیغام بھجوایا کہ جس آزاد امیدوار کی آپؒ حمایت کر رہے ہیں، اُسے کہیں کہ ہماری سیاسی جماعت میں شامل ہو جائے ورنہ ہم اپنا امیدوار کھڑا کردیں گے اور امید کرتے ہیں کہ آپ ہمارے امیدوار کی تائید کریں گے۔ حضورؒ نے جواباً فرمایا: ہم آزاد امیدوار سے وعدہ کر چکے ہیں اور اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کریں گے اور نہ کوئی شرط لگائیں گے کہ وہ آپ کی پارٹی میں شامل ہو جائے کیونکہ ہم نے اُسے غیر مشروط طور پر ووٹ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ہاں آپ اپنی کوشش سے اُن کو اپنی پارٹی میں شامل کرلیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اور اگر آپ نے چنیوٹ میں اِس آزاد امیدوار کے مقابلہ میں کوئی امیدوار کھڑا کیا تو ہم نہ صرف چنیوٹ بلکہ پورے ملک میں آپکے امیدواروں کی مخالفت کریں گے۔

یہ پیغام جب اُس سیاسی پارٹی کے سربراہ کو پہنچا تو وہ دم بخود رہ گئے اور پھر خود اس امیدوار کے پاس جاکر اُس کو منایا، رات اُس امیدوار کے گاؤں میں قیام کیا اور اُنہیں اپنی پارٹی میں شامل کرلیا۔ لیکن حضورؒ نے ایک لحہ کے لئے بھی اپنے عہد سے انحراف نہیں فرمایا۔

۱۹۷۰ء کے انتخابات میں ہی قومی اسمبلی کے ایک امیدوار حضورؒ کی خدمت میں مدد کی درخواست کے ساتھ حاضر ہوئے۔ اُس وقت تک حضورؒ نے کسی سے حمایت کا وعدہ نہیں فرمایا تھا لیکن ان صاحب کو حضورؒ محض اس لئے ناپسند فرماتے تھے کہ وہ غریب عوام اور ہمسایوں سے حسن سلوک نہیں کرتے۔ چنانچہ حضورؒ نے فرمایا کہ آپ پانچ سال کے بعد ووٹوں کے لئے آجاتے ہیں اس لئے آپ آج اچھے ہمسایہ اور دوستی کے فرائض نبھانے کا عہد کریں۔ آنے والے انتخابات تک آپ کو دوستی کا حق ادا کرنا چاہئے اور آپ ہم کو اس حق کی ادائیگی میں کبھی پیچھے نہ پائیں گے۔ اگر آپ دوستی کے معیار پر پورا اترے تو آئندہ انتخابات کے موقع پر آپ کو ہم سے ووٹ مانگنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی بلکہ ہم آپ کو اس طرح ووٹ دیں گے جس طرح (فلاں امیدوار) کو، جنہوں نے ہم سے ووٹ نہیں مانگے، ہم نے کہا کہ ہم آپ کو ووٹ دیں گے کیونکہ وہ شریف دوست اور اچھے ہمسائے ہیں۔

حضورؒ کا ارشاد سن کر وہ صاحب اپنی نشست سے اٹھے، حضورؒ سے مصافحہ کیا اور وفاداری بشرط استواری کا عہد کرکے روانہ ہوئے اور بعد میں اپنے عہد کو حتی المقدور نبھایا بھی۔ چنانچہ آئندہ عام انتخابات میں جب وہ صوبائی اسمبلی کے لئے امیدوار ہوئے تو حضورؒ کی تائید اور دعا سے منتخب ہوگئے۔

یہ ربوہ کے ماحول کی برکت تھی کہ لالیاں کی اکثریت نیک شہرت اور مثبت سوچ کی حامل ہے۔ ایک بار وہاں کی ایک بارسوخ شخصیت کا ایک بیٹا فوت ہوگیا۔ یہ صاحب سیاسی طور پر بھی بہت بااثر اور مالی طور پر چالیس مربع اراضی کے واحد مالک تھے۔ ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں حضورؒ نے ان کے حریف کی حمایت کی تھی لیکن اس کے باوجود حضورؒ کی روحانی شخصیت کا اُن پر غیر معمولی اثر تھا۔ کچھ دن کے بعد انہوں نے حضورؒ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ حضورؒ نے مصروفیت کے باوجود اُن کو وقت دیدیا کہ وہ معزز ہمسایہ اور غمزدہ ہیں۔ جب ہم حضورؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؒ کے گھٹنوں کی طرف ہاتھ بڑھائے۔ حضورؒ نے ازراہ شفقت اُن کے ہاتھ تھام لئے، سینہ سے لگایا اور صوفہ پر تشریف رکھنے کا ارشاد فرمایا لیکن وہ خاموشی سے انتہائی ادب اور عجز سے حضورؒ کے سامنے قالین پر بیٹھ گئے۔ حضورؒ نے فرمایا یہ طریق دین کی تعلیم کے خلاف ہے، مجھے جو بھی ملنے آتا ہے، چھوٹا ہو یا بڑا، امیر ہو یا غریب، ہم سب اکٹھے بیٹھتے ہیں آپ صوفہ پر تشریف رکھیں۔ لیکن حضورؒ کے غیر معمولی احترام کی وجہ سے باوجود کوشش کے وہ کچھ بول نہ سکے لیکن آنکھیں آبدیدہ ہو گئیں۔ آخر حضورؒ کے اصرار پر وہ صوفہ پر بیٹھ گئے لیکن چند ہی لمحوں بعد پھر قالین پر بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ مَیں آپ کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتا، مجھے یہیں بیٹھنے کی اجازت دیں۔ اُن کے اصرار پر حضورؒ خاموش ہوگئے۔ معزز مہمان نے اپنے بیٹے کی وفات کا ذکر کرکے کہا کہ میرا بیٹا ایک شہر میں بیمار ہوا اور دوسرے میں فوت ہوا۔ اب مَیں ان دونوں شہروں میں اپنے بچے تعلیم کے سلسلہ میں نہیں رکھنا چاہتا۔ مَیں نے خدا تعالیٰ سے رہنمائی کی دعا کی تھی تو میرے والد خواب میں آئے اور فرمایا کہ حضرت صاحب سے جاکر ملو۔ صبح مجھے سمجھ نہیں آئی کہ حضرت صاحب سے کون مراد ہیں۔ اگلی رات پھر والد صاحب آئے اور ناراضگی سے فرمایا کہ حضرت صاحب سے ملو اور بچے ربوہ داخل کراؤ۔ اتنا کہہ کر وہ شدت غم سے مغلوب ہوگئے۔ حضور نے اُن سے نہایت محبت اور شفقت کا سلوک فرمایا اور مکان وغیرہ کا انتظام کرنے کی ہدایت فرمادی۔

ایک دن مَیں انہیں ملنے اُن کے گھر گیا تو وہ بتانے لگے کہ ایک روز اُن کی بیٹی روتی ہوئی گھر میں آئی کہ اُس روز ہم اُس کو کالج سے لانے کے لئے کار نہیں بھجواسکے تھے۔ کہنے لگی کہ سڑک اتنی سنسان تھی کہ وہ ڈرتی ہوئی گھر پہنچی۔ اس پر مَیں نے شکر ادا کیا کہ دیگر شہروں میں تو چھٹی کے بعد آوارہ لڑکے لڑکیوں کے کالج کے باہر گھٹیا حرکات کرتے پھرتے ہیں لیکن ربوہ میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔

ایک بار مہر غلام حیدر بھروانہ ممبر قومی اسمبلی دو دیگر افراد کے ہمراہ حضورؒ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ اُن میں سے ایک صاحب جب باہر آئے تو بار بار اور بے ساختہ یہ کہا کہ سچے جھوٹے کا علم اللہ کو ہے لیکن اتنا خوبصورت پیر مَیں نے کبھی نہیں دیکھا، بہت ہی خوبصورت ہیں۔

اگست ۱۹۷۴ء میں ہنگاموں کی وجہ سے لالیاں کی پولیس نے اپنی ذمہ داری سے بچنے کے لئے وہاں کے سارے احمدیوں کو ربوہ پہنچادیا۔ اس پر مکرم مہر حبیب سلطان لالی صاحب اور اُن کے سسر مکرم مہر محمد اسماعیل لالی صاحب نے حضور سے ملاقات کی اور ان حالات میں بھی حضورؒ کے چہرہ کی مسکراہٹ سے بہت حیران ہوئے۔ بعد میں بار بار حضورؒ کی جرأت اور بہادری کی تعریف کی۔

مہر محمد اسماعیل صاحب نے کہا کہ لالیاں کے لوگ شرپسند نہیں ہیں اور جب تک ہم زندہ ہیں، لالیاں میں کسی احمدی پر زیادتی نہیں ہوگی۔ چنانچہ حضورؒ کی اجازت سے لالیاں سے آنے والے احمدیوں سے فوری طور پر رابطہ کیا گیا اور راتوں رات اُن کو ٹریکٹر ٹرالیوں کے ذریعہ مع سامان واپس لالیاں پہنچادیا گیا۔

۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں ہونے والی کارروائی کے بارہ میں حضورؒ فرمایا کرتے تھے کہ چونکہ وہ صیغہ راز میں ہے اس لئے اس سلسلہ میں کچھ کہنا مناسب نہیں۔ لیکن ۳ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو جب مَیں جھنگ کے رکن قومی اسمبلی مہر غلام حیدر بھروانہ صاحب سے ملنے اُن کے پاس پہنچا تو وہاں دیگر اراکین اور سینیٹرز بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ بھروانہ صاحب نے ازخود بیان کیا کہ حضورؒ نے اسمبلی میں جس طرح خطاب فرمایا ہے، یہ کسی انسان کے بس کی بات نہیں تھی، کتنی عجیب بات ہے کہ سوال کرنے والے تو تیاری کرنے کے بعد سوالات کرتے تھے لیکن جواب دینے والی شخصیت موقع پر ہی جواب دے رہی تھی بلکہ ساتھ آنے والے کوئی صاحب جب کوئی کتاب یا نوٹ آگے کرتے تو حضورؒ اشارہ سے فرماتے کہ رہنے دیں۔ آپؒ کے جوابات اور نورانی شخصیت سے ممبران اسمبلی بے حد متاثر ہوئے۔ آپ جب آتے تو سڑکوں پر یوں محسوس ہوتا کہ کوئی وائسرائے تشریف لا رہے ہیں اور جب اسمبلی کے ہال میں داخل ہوتے تو دونوں ہاتھ اٹھاکر بلند آواز میں سلام کہتے تو بعض ممبران بے ساختہ کھڑے ہو جاتے۔ آپؒ کے نورانی چہرے اور ٹھوس دلائل سے مخالف ممبران سخت پریشان تھے اور بعض تو حضورؒ کی شخصیت اور دلائل سننے کے بعد جماعت احمدیہ کے حق میں مائل ہوتے جارہے تھے۔ بھروانہ صاحب کی باتوں کی دیگر ممبران نے بھی تصدیق کی۔

حضورؒ انتہائی تعلق پرور شخصیت تھے۔ قطع نظر اس بات کے کہ کوئی امیر ہے یا غریب، ہمیشہ دوستی کی لاج رکھتے۔ ۱۹۷۷ء میں حضورؒ نے ملک نسوآنہ صاحب کی صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں دیگر امیدواروں کے مقابلہ میں اس لئے تائید کی کہ انہوں نے ۱۹۶۲ء میں ربوہ میں قائم آزاد گروپ کے کہنے پر صوبائی اسمبلی کے انتخابات کے لئے خود کو پیش کیا تھا حالانکہ یہ بات واضح تھی کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہوسکتے تھے۔ لیکن محض گروپ کے فیصلہ کا انہوں نے احترام کیا تھا۔

۱۹۷۷ء میں فوجی حکومت نے انتخابات کروانے کا اعلان کیا تو ایک غیر از جماعت دوست حضورؒ سے مشورہ کے لئے حاضر ہوئے اور کہا کہ مَیں حج پر جانا چاہتا ہوں لیکن انتخابات بھی سر پر ہیں۔ پارٹی کا اصرار ہے کہ انتخاب لڑوں۔ حضورؒ نے فرمایا کہ آپ بلاتوقف حج پر تشریف لے جائیں کیونکہ حالات بتا رہے ہیں کہ انتخابات نہیں ہوں گے۔ حضورؒ نے مزید فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا کہ جداگانہ انتخاب کا معاملہ کھٹائی میں پڑ گیا ہے۔ جب تک مخلوط انتخاب نہیں ہوں گے، کوئی انتخاب اپنی مدت پوری نہیں کرے گا۔

چنانچہ اُس دن سے لے کر آج تک یہ پیشگوئی حیرت انگیز طور پر پوری ہوتی آرہی ہے۔

حضورؒ کا طریق تھا کہ آپ انتخابات سے قبل ووٹ مانگنے کے لئے آنے والے امیدواروں کو بار بار آنے کی زحمت نہیں دیا کرتے تھے بلکہ ایک دو ملاقاتوں میں ہی واضح فیصلہ صادر فرمادیا کرتے تھے لیکن ۱۹۷۷ء میں اپنے فیصلہ سے ووٹ مانگنے والوں کو آگاہ نہیں فرماتے تھے اور وجہ یہ بیان فرماتے کہ جب انتخابات ہی نہیں ہونے تو ہم کیوں بلاوجہ فیصلہ کریں۔

خاکسار کی موجودگی میں ایک فاریسٹ آفیسر نے حضورؒ کو شکار کی دعوت دیتے ہوئے عرض کیا کہ میرے علاقہ کے جنگلات میں تیتر بہت ہیں۔ حضورؒ نے دریافت فرمایا کہ کیا تیتر کے شکار کی آجکل حکومت کی طرف سے ممانعت تو نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ممانعت تو ہے لیکن جنگلات کا تمام عملہ میرے ماتحت ہے اس لئے کسی مداخلت کا امکان نہیں ہے۔ حضورؒ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا جنگل اور آپ، پاکستان سے باہر ہیں یا پاکستان میں ہے؟ پھر فرمایا کہ قانون کا احترام کیا جانا چاہئے۔

حضورؒ فرمایا کرتے تھے کہ جب ہمیں کبھی نہر کی پٹڑی پر سفر کرنا ہوتا ہے تو جب تک ہم محکمہ نہر کی طرف سے اجازت نامہ حاصل نہیں کرلیتے تب تک ہم قطعاً اس پر سفر نہیں کرتے۔

حضورؒ کی نظر میں عدل و انصاف کا جو مقام تھا وہ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ ایک بار بلدیہ ربوہ کے چیئرمین اور وائس چیئرمین حضورؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رہنمائی کی درخواست کی کہ ہم کس طرح اہل ربوہ کی بہترین خدمت کرسکتے ہیں؟۔ حضورؒ نے دیگر باتوں کے علاوہ ایک معاند کا نام لے کر فرمایا کہ ربوہ کی بلدیہ کے جو حقوق آپ کے ذمہ ہیں، آپ نے اُس شخص کے بھی حق ادا کرنے ہیں۔ اگر یہ منصفانہ کردار آپ نے اپنایا تو کوئی مسئلہ پیش نہیں آئے گا۔

……❀……❀……❀……

ماہنامہ ''خالد'' ربوہ جون ۲۰۰۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی سیرت کے بارہ میں ایک مضمون (مرتبہ: مکرم عطاء الرقیب منور صاحب) شامل اشاعت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضورؒ کو غیر معمولی شرم و حیا کی صفت سے نوازا ہوا تھا۔ ایک صاحب نے ۱۹۶۵ء میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے نام اپنے خط میں یوں لکھا: ''کوئی چونتیس پینتیس سال کی بات ہے کہ وٹرنری کالج کے تین طالب علموں کو جن میں سے ایک یہ خاکسار بھی تھا کہ حضور اقدس (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) سے شرف ملاقات کا ایک موقع حاصل ہوا۔ اثنائے گفتگو یکایک قطع کلام کرتے ہوئے حضرت اقدس نے فرمایا: اسلام کی نشأۃ اولیٰ کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانؓ میں شرم و حیا بے انتہا تھی۔ یہی حال میاں ناصر احمد کا ہے اور یہ بھی مجسم شرم و حیا ہے۔''

……❀……❀……❀……

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

07/06/2002 – 13/06/2002

MTA AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 7TH June 2002
7 Ihsan 1381
25 Rabi-al-awwal 1423

00.05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00	Yassarnal Quran No. 19 With Qaari Muhammad Ashiq Sb. Presentation MTA Pakistan
01.30	Majlis Irfaan: Rec.04.08.00 With Urdu Speaking Friends
02.35	Ilmi Khatabaat: Speech by Hadhrat Khalifatul Masih III.
03:10	Around The Globe: Documentary About Nasa & the Aeroplane. Part 5 Presentation MTA USA
04.20	Seerat-un-Nabi (SAW): Pro. No.46 Part 2 Host: Saud A. Khan Sb.
04.50	Homoeopathy Class: No.79 Rec.01.05.95
05.55	Tilaawat, MTA International News
06.25	Liqaa Ma'al Arab: Session No.126 Rec.10.01.96
07.30	Siraiki Service: A discussion in Siraiki on the topic of Seerat-un-Nabi (saw). Hosted by Jamal-ud-Din Shams.
08.40	Majlis Irfaan: ®
09.45	Taa'ruf: Interview with Mujeeb-ur-Rahman Advocate.
10.10	Indonesian Service: Various Items
11.25	Ilmi Khatabaat: ®
12.00	Friday Sermon: Live
13:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00	Bangla Mulaaqaat: Rec.28.05.02
15.05	Friday Sermon: Rec.07.06.02 ®
16.05	Yassarnal Quran: No 19 ®
16.30	French Service: Various Items in French
17.30	German Service: Various Items in German
18.35	Liqaa Ma'al Arab: No.126 ®
19.40	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.40	Ilmi Khatabaat:®
21.10	Majlis-e-Irfaan: Rec. 04.08.00
21.45	Friday Sermon: Rec 07.06.02 ®
22.40	Dars-e-Hadith.
22.55	Homeopathy Class No.79 ®

Saturday 8th June 2002
8 Ihsan 1381
26 Rabi-al-awwal 1423

00.05	Tilawat, News, Dars-e-Hadith
01.00	Yassarnal Quran No.18
01.20	Q/A Session: Rec.08.12.96 With English Speaking Friends
02.30	Ilmi Khatabaat: A speech by Hadhrat Khalifatul Masih III.
03.15	Urdu Class: Lesson No.415 – Rec.07.10.98
04.30	Le Francais C'est Facile: No.20
05.00	German Mulaaqaat: Rec.29.05.02
06.05	Tilawat, News,
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.120 Rec 27.10.98
07.35	French Service: French translation of F/S delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV on 01.07.02
08.30	Dars-ul-Qur'an: Session No.18 Rec.11.02.96
10.20	Indonesian Service.
11.20	Ilmi Khatabaat: ®
12.05	Tilawat, Dars-e-Hadith, News
12.50	Urdu Class: Lesson No.415 ®
14.05	Bengali Shomprochar: Various Items
15.05	Children's Class: With Hazoor Rec 08.06.02
16.10	French Service: ®
17.00	German Service: Various Items in German
18.05	Liqaa Ma'al Arab: No. 120 ®
19.10	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.10	Ilmi Khatabaat: ®
20.40	Q/A Session: ®
21.55	Children's Class: With Hazoor ®
22.55	German Mulaaqaat: Rec.29.05.02 ®

Sunday 9th June 2002
9 Ihsan 1381
27 Rabi-al-awwal 1423

00.05	Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
01.00	Children's Class: With Hazoor Rec.10.03.01 – Part 2
01.30	Q/A Session: In Urdu - Rec.24.03.95
02.30	Iimi Khatabaat: speech by Hadhrat Khalifatul Masih III
03.20	Friday Sermon: Rec.07.06.02 ®
04.20	Urdu Asbaaq: Learning how to read and write Urdu with Chaudhary Hadi Ali. No 17.
04.55	Lajna Mulaaqaat: Rec: 02.06.02
06.00	Tilawat, MTA International News
06.35	Liqaa Ma'al Arab: Session No.128 Rec.16.01.96
07.40	Spanish Service: F/S delivered by Huzoor With Spanish Translation Rec:15.05.98
08.50	Moshaa'irah: An evening with various poets Topic: Barakaat-e-Khilafat. Part 3
09.30	Seerat-un-Nabi: Selection of writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad.
09.45	Tehrik-e-Ahamdiyyat: A quiz pro. No.17
10.10	Indonesian Service. 20.1
11.10	Ilmi Khatabaat: ®
12.05	Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00	Majlis-e-Irfaan : Rec.04.08.00
14.00	Bangla Shomprochar: Various Items
15.05	Lajna Mulaaqaat: Rec.02.06.02 ®
16.05	Friday Sermon: Rec 07.06.02. ®
17.05	German Service: Various Items
18.10	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.15	Arabic Service: Various Items
20.15	Iimi Khatabaat: ®
20.45	Question and Answer: ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
21.50	Moshaa'irah: ®
22.30	Mulaaqaat: ®
23.30	Tehrik-e-Ahamdiyyat: ®

Monday 10th June 2002
10 Ihsan 1381
28 Rabi-al-awwal 1423

00.05	Tilawat, Dars-e-Malfoozat, News
01.00	Children's Corner: Kudak No.22 Presentation MTA Pakistan
01.20	Hikaayaate Shireen: Children's programme in Urdu language.
01.30	Q/A Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad & English speaking guests.
02.30	Ilmi Khaabaat: A speech by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Rabwah Pakistan
03.15	Urdu Class: With Hazoor
04.30	Learning Chinese: Learn Chinese with Muhammad Usman Chou.
05.00	French Mulaqaat. Rec. 03.06.02
06.05	Tilawat, MTA International News.
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.129 Rec:17.01.96
07.35	Chinese Programme: Reading from the Chinese book 'Islam among Religions' by Muhammad Usman Chou.
08.00	Spotlight: Urdu speech on 'Kindness to Children' by Sayyad Hassan Ahmad Sb, at The occasion of Jalsa Salana Wah-Cantt
08.35	Q/A session. ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
09.40	Quiz Khutabaat-e-Imam: Quiz about the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
10.20	Indonesian service.
11.20	Ilmi Khatabaat: ®
12.05	Tilaawat, Darse Malfoozat, News
13.00	Urdu Class: No. 414 ®
14.15	Bangla Shomprochar
15.20	French Mulaaqaat: Rec 03.06.02 ®
16.20	French Service
17.20	German Service
18.20	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.25	Arabic Service.
20.25	Ilmi Khataabaat: ®
21.00	Question and Answer Session: ®
22.00	Ruhaani Khazaa'en.
22.45	French Mulaaqaat: ®

Tuesday 11th June 2002
11 Ihsan 1381
29 Rabi-al-awwal 1423

00.05	Tilawat, Dars-e-Hadith, News
01.00	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau
01.35	Ilmi Khatabaat: Topic 'The truth of the Promised Messiah in the light of the Holy Quran' delivered at the occasion of the Jalsa Salana, Rabwah, Pakistan in 1982.
02.30	Medical Matters: A discussion on 'Healthy Diet' – Host: Syed Qasim-ul-Islam. Part 4
03.10	Around the Globe: A documentary in English about 'Sweden's natural beauty'. Courtesy of MTA USA
04.10	Lajna Magazine: Programme No.16
05.00	Bengali Mulaaqaat: Rec.04.06.02
06.05	Tilawat, MTA International News
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.130 Rec. 18.01.96
07.30	MTA Sports: All Rabwah Badminton & Table Tennis tournament. Singles final, junior match Organised by Iwaan-e-Mahmood sports club.
08.10	MTA Travel: 'visit to Istanbul' – Part 2
08.45	Dars-ul-Qur'an: Rec.12.02.96 - Class No.19
10.20	Indonesian Service.
11.30	Medical Matters : Discussion on the topic: "Healthy Diet" part 5®
12.05	Tilaawat, Dars-e-Hadith , MTA News
12.55	Q/A Session: With English Speaking Friends, Rec: 08.12.96.
14.05	Bangla Shomprochar.
15.10	German Mulaaqaat: Rec.29.05.02
16.10	French Service:
17.10	German Service:
18.15	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.15	Arabic Service.
20.10	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau ®
20.45	Ilmi Khataabaat: Jalsa Salana Rabwah, Pakistan in 1982. ®
21.40	Around The Globe: ®
22.40	From The Archives: F/S Rec.06.02.98

Wednesday 12th June 2002
12 Ihsan 1381
30 Rabi-al-awwal 1423

00.05	Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
01.00	Children's Corner: Guldastah No.36
01.30	Reply to Allegations: With Hazoor In Urdu – Rec.18.01.94
02.05	Spotlight: Speech by S.Hassan Ahmad "The claims of the Promised Messiah (as)" on the occasion of Jalsa Salana Rawalpindi.
02.40	Hamaari Kaa'enaat: Prog. No.12 Topic ' Solar eclipse'
03.15	Urdu Class: With Hazoor. No. 414 Rec. 11.10.98
04.30	Handicrafts Exhibition: Khuddam-ul-Ahmadiyya
05.00	Children's Mulaaqaat: Rec.09.08.00
06.05	Tilawat, MTA International News
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.131 Rec: 26.02.96
07.30	Swahili Service: F/S Rec:26.06.98 in Swahili Language.
08.50	Reply to Allegations ®
09.25	Spotlight ®
10.15	Indonesian Service.
11.30	Hadicrafts Exhibition: ®
12.05	Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
12.50	Urdu Class: ®
14.00	Bangla Shomprochar
15.05	Children's Mulaaqaat: rec. 09.08.00
16.10	French Mulaaqaat: Rec.11.09.00
17.15	German Service.
18.15	Liqaa Ma'al Arab: Session No.131 ®
19.15	Arabic Service: Various Items In Arabic
20.15	Guldastah: Programme No.36
20.40	Reply to Allegations: ®
21.25	Hamaari Kaa'enaat: Programme No.12 ®
21.55	Mulaaqaat: Question and Answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV and children. Rec. on 09.08.00
22.55	Handicrafts Exhibition: ®
23.20	Spotlight: ®

Thursday 13th June 2002
13 Ihsan 1381
01 Rabi-al Sani 1423

00.05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
00.55	Children's Corner: An educational And entertaining programme, based on children's Waqifeen-e-Nau Syllabus.
01.30	Q/A Session: Rec. 01.03.98 with English Speaking guests in Mahmood Hall, London
02.30	MTA Lifestyle: Hunar. Programme giving tips on how to do Henna painting.
02.40	Al Maa'idah: Cookery programme teaching you how to prepare "Dahi Pakoray."
03.15	Canadian Horizon: Children's Class No.23 Presentation MTA Canada
04.20	Computers for Everyone: Topic: 'Command of DOS' Lesson 19, Host Ghulam Qadir Sb. MTA Pakistan.
04.55	Tarjumatul Quran Class: With Hazoor Class No.256 – Rec.08.07.98
06.00	Tilawat, MTA International News.
06.25	Liqaa Ma'al Arab: Session No.132 Rec.27.02.96
07.30	Sindhi Service: F/S 16.05.97 in Sindhi language.
08.40	Question & Answer Session: ®
09.40	Spotlight: ®
10.15	Indonesian Service.
11.15	MTA Travel: A visit 'An American Journey' Part 2 – A travel prog. Covering the California coast, a visit to Yosemite & Zion national parks.
11.35	Al Maa'idah: ®
12.05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
12.50	Q/A Session : ®
13.55	Bangla Shomprochar: Rec 09.08.96
15.00	Tarjamatul Qur'an Class no. 256 ®
16.00	French Service.
17.00	German Service.
18.05	Liqaa Ma'al Arab: Session No.132 ®
19.15	Arabic Service.
20.05	Children's Waqfeen-e-Nau Prog: ®
20.40	Question & Answer ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
21.45	MTA Lifestyle: Hunar ®
21.55	MTA Lifestyle: Al Maai'dah ®
22.30	Tarjumatul Quran Class: No.256 ®
23.30	MTA Travel: ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 Friday, June 07, 2002 Issue No. 23

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

مہدی دوران کا مسلمانان عالم کو زبردست انتباہ اور اس سے انحراف کے ہولناک نتائج

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ مسعود نے ۲۸؍دسمبر ۱۸۹۷ء کے پرمعارف خطاب کا جلسہ سالانہ کے دوران دنیا بھر کے مسلمانوں کو انتباہ فرمایا کہ:

"ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے .... وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دور جا پڑے"۔

اس ضمن مین مزید فرمایا:

"آج کل تعلیم یافتہ لوگوں پر ایک اور بڑی آفت جو آ کر پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کو دینی علوم سے مطلق مَس نہیں ہوتا...... دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے ...... تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہئے کہ دینی تعلیم ابتداء سے ہی ہو اور میری ابتدا سے یہی خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے ...... اگر مسلمان پورے طور پر اپنے بچوں کی طرف توجہ نہ کریں گے تو میری بات سُن رکھیں کہ ایک وقت اُن کے ہاتھ سے بچے بھی جاتے رہیں گے"۔

(ملفوظات جلد اول طبع دوم صفحہ ۴۳، ۴۵)

☆......☆......☆......☆

پاکستان کی نئی نسل کی ہوشربا اور دردناک حالت

امام الزمان کے اس بروقت انتباہ کو پس پشت ڈالنے کے لرزہ خیز اور ہولناک نتائج کھل کر سامنے آگئے ہیں۔ خصوصاً پاکستان میں جہاں نام نہاد مذہبی مدارس کے استاذ مسلمانوں کی نئی اور معصوم نسل کو اخلاق و علم کے زیور سے آراستہ کرنے کی بجائے انہیں کلاشنکوف کلچر کی ٹریننگ دے رہے ہیں اور مذہبی انتہاپسندی کا نعرہ بلند کر کے طلبہ کی روح انسانیت اور اخلاق تک کو ختم کیا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستانیوں کی نئی نسل اسلام سے عملاً بیگانہ محض بلکہ باغی ہو رہی ہے۔ روزنامہ "دن" لاہور نے یکم؍اور ۳؍مارچ ۲۰۰۱ء کے پرچوں میں یہ انکشاف کر کے زلزلہ بپا کر ڈالا ہے کہ اگلی نسل جس نے مستقبل قریب میں ملک کی باگ ڈور سنبھالنی ہے۔ اس درجہ جہالت کی تاریکیوں میں ڈوب رہی ہے کہ بلدیاتی انتخابات کے کاغذات کی جانچ پڑتال کے دوران ریٹرننگ آفیسرز، ناظم، نائب ناظم اور عام سیٹوں پر کھڑے ہونے والے نوجوانوں کے جوابات سن کر سر پیٹ کر رہ گئے۔ ایک امیدوار نے نماز جنازہ کی چار رکعتیں بتائیں، ایک عظیم سرکاری مسلمان کے عظیم سپوت سید فواد رضا نے جو ناظم کے عہدہ کے لئے میدان میں تشریف لا رہے ہیں، آنحضرت ﷺ کی مقدس والدہ ماجدہ کا نام اور پہلی وحی کے زمانہ نزول سے متعلق سراسر لاعلمی کا اظہار فرمایا۔ جناب سعید احمد صاحب ولد ظہور احمد صاحب یونس کونسل اونچہ کلاں نے آنحضرت خاتم الانبیاء ﷺ کا اسم مبارک بتانے ہی سے معذوری ظاہر کر دی۔ ایک امیدوار نے بتایا کہ آنحضرت کا گنبد خضریٰ مکہ معظمہ میں ہے۔

☆......☆......☆......☆

جماعت احمدیہ کا منفرد عالمی اعزاز

آج دنیا کے پردہ پر صرف جماعت احمدیہ کو یہ منفرد اعزاز اور خصوصی امتیازی شان حاصل ہے کہ بچوں سے لے کر جوانوں اور بوڑھوں تک ہر ایک فرد بلا کسی استثناء کے اپنی عمر کے اعتبار سے کسی نہ کسی عالمگیر اخلاقی و روحانی ذیلی تنظیم سے وابستہ ہے اور اس کی اگلی نسل پہلی نسلوں سے آگے بڑھنے میں مسابقت فی الخیرات کا حیرت انگیز نمونہ دکھلا رہی ہے اور اس کے قابل رشک اسلامی اور اخلاقی کارناموں نے اقتدار کے بڑے بڑے محلات کو بھی سرنگوں کر دیا ہے اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدا نما تعلیم اور نظام خلافت کا اعجاز ہے۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

جماعت احمدیہ سرینام (جنوبی امریکہ) کے تحت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام و نمائش کتب

(رپورٹ: لئیق احمد مشتاق مبلغ سرینام)

مورخہ ۲۳؍ مارچ کو یوم مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے سرینام میں جلسہ اور نمائش کتب کا اہتمام کیا گیا۔ سرینام میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تقریباً پانچ سال بعد یہ نمائش لگائی گئی۔ نمائش کی تیاری پندرہ دن قبل شروع کی گئی۔ اس حصہ کو صاف کیا گیا فرش درست کر کے خوبصورت ٹائلیں لگوائی گئیں۔ میز اور سٹینڈ وغیرہ مرمت کر کے قابل استعمال بنائے گئے۔ نیز ظاہری سجاوٹ کے لئے کچھ اشیاء لگائی گئیں۔ ملک میں سب سے زیادہ چھپنے والے اخبار اور دو مختلف ٹی وی اور ریڈیو چینل کے ذریعہ نمائش کی تشہیر کی گئی۔

نمائش میں جماعت کی طرف سے شائع شدہ مختلف تراجم قرآن مجید، منتخب آیات، احادیث اور اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور صحاح ستہ سمیت سو سے زائد کتب رکھی گئیں۔ نمائش کی تیاری کے لئے چھ سے تیرہ تک افراد خاکسار کی مدد کے لئے آتے رہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک سو بیس کے قریب افراد نے نمائش کو دیکھا اور اس کی تعریف کی۔ خراب موسم اور مسجد والی سڑک کچی ہونے کے باوجود لوگ دور دور سے نمائش دیکھنے آئے۔ ایک غیر از جماعت بزرگ تقریباً دس کلومیٹر سائیکل چلا کر اخبار کا اشتہار جیب میں ڈالے نمائش دیکھنے کے لئے یہاں پہنچے۔ کئی احباب نے ڈچ ترجمہ والا قرآن مجید اور بعض دوسری کتب خریدیں۔ نمائش کو دیکھنے والے تمام احباب کی مشروب سے تواضع کی گئی۔

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ایک دعوت نامہ تیار کر کے ساٹھ غیر از جماعت دوستوں میں تقسیم کیا گیا جس میں تمام مذاہب کے افراد شامل تھے۔

جلسہ کے لئے سیرت النبی ﷺ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے دو تقاریر تیار کیں جن کا ڈچ زبان میں ترجمہ کر کے دو خدام نے جلسہ میں پیش کیا۔

جو احباب تشریف لائے انہوں نے پوری توجہ اور انہماک سے جلسہ کی تمام کارروائی کو سنا۔ جلسہ کے بعد تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا اور تمام مہمانوں کو جماعتی لٹریچر اور فولڈر جو کہ پہلے سے تیار کر کے رکھے گئے تھے، پیش کئے گئے۔

احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آئندہ احسن رنگ میں مزید جماعتی اور تبلیغی پروگرام منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت مبارک تحریک "تعمیر یکصد مساجد" کے تحت تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں Kihonda کے مقام پر ۳۷ویں مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقع پر جماعت کے بعض احباب مکرم امیر صاحب تنزانیہ اور دیگر مبلغین کے ہمراہ

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔